ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين
اسلام
اور
قادیانیت
تالیف
محمد شباب القادری

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
اسلام
اور
قادیانیت
تالیف
محمد شباب القادری
مشتاق بُک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	اسلام اور قادیانیت
مصنف	محمد شباب القادری
ناشر	مشتاق احمد
باہتمام	سلمان خالد
اشاعت	جون 2003ء
کمپوزنگ	[illegible] گرافکس 7210404
پرنٹرز	اسلم عصمت پرنٹرز لاہور۔
قیمت	140/- روپے

انتساب

امیر المؤمنین امام المجاہدین خلیفہ رسول اللہ ﷺ

حضرت سیدنا ومولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے انکار کرنے والوں پر

سب سے پہلے عملی طور پر جہاد فرمایا

مخدوم اصحاب رسول سیدنا و مولانا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلافتِ شہ بطحا کی ابتداء صدیق
وفا و عشقِ پیغمبر کی انتہاء صدیق

رسولِ پاک پہ دل سے نثار تھا صدیق
خلوص جس کا مسلم وہ رہنما صدیق

وہ مقتدر وہ مکرم و فقر کا پیکر
وہ پاک باز وہ عابد و باخدا صدیق

وہ سرورِ دوسرا مصدق اوّل
وہ یار غار وہ دونوں میں دوسرا صدیق

عدوے ختم رُسل تھا مسیلمہ کذاب
اُس لعین کا بس لے کے ہی رہا صدیق

یہ آرزو ہے کہ محشر میں میرے ساتھ نصیرؔ
عمر ہوں حضرتِ عثمان ہوں مرتضٰی صدیق

(پیر سید نصیر الدین نصیر مدظلہٗ)

عرضِ مصنف

معزز قارئین!

میرے دل میں بڑے عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ مسئلہ ختم نبوت پر قلم اٹھایا جائے۔ ابھی میں اس مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ بہت سارے دوست احباب نے مشورہ دیا کہ آپ پیر سید مہر علی شاہ کے متعلق ختم نبوت کے حوالے سے کوئی کتاب لکھیں ان احباب کے بار بار اسرار پر میں نے پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کتاب لکھی جس میں پیر صاحب کو میں نے ختم نبوت کے حوالے سے متعارف کروایا دراصل بہت سارے احباب پیر صاحب کو صرف ایک ولی کامل کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن ختم نبوت کے حوالے سے قبلہ عالم کے کردار سے ناآشنا ہیں اس لیے میں نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ختم نبوت کے حوالے سے کہ وہ ختم نبوت کے مجاہد اور فاتح ہیں کہ جنہوں نے بادشاہی مسجد لاہور میں مرزا کو مناظرہ کا چیلنج کیا اور تین دن مسجد میں قیام فرمایا لیکن مرزا قادیانی آپ کے مقابلے میں نہ آیا اس طرح مرزا کا شیطانی روپ کھل کر عالم اسلام کے سامنے آ گیا اور مرزا نے راہ فرار اختیار کی۔

تو قارئین کرام جس موضوع پر میں نے قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذاتِ بالا صفات پر روشنی ڈالی وہ ختم نبوت پر قبلہ عالم کا کردار ہے۔ جس پر اللہ کے کرم سے اور حضور علیہ السلام کی خاص نظر عنایت سے میں نے ایک کتاب ''تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف'' کے نام پر تحریر کی جو کہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور سے مشتاق احمد صاحب نے طبع کر دی جن کا میں دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک عمل پر اپنے حبیب علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین' یہ کتاب ''تذکرہ

تاجدار گولڑہ شریف'' کی مقبولیت کے بعد خواہش پیدا ہوئی کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں اب خود کچھ تحریر کروں تو اسی دوران خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ ختم الرسل ہادی سبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دے کر اس کام کو سرانجام دینے کی درخواست پیش کی جائے قسمت نے دن پھیرے حضور علیہ السلام کی نظر عنایت ہوئی اور پھر کیا تھا کہ میں ناچیز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور حضور ختم الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی درخواست پیش کی تو کچھ دیر کے بعد دل کو سکون میسر آیا جس کو میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ سے اجازت کا پروانہ سمجھا اور چند اوراق مدینہ شریف میں مسجد نبوی شریف میں تحریر کیے اور پھر دوبارہ ملک پاکستان کا سفر کیا اور چند اوراق ابھی اور تحریر کیے ہی تھے کہ انگلینڈ سے علامہ امداد الحسن نعمانی صاحب کی دعوت پر ختم نبوت کانفرنس جو کہ لندن فارسٹ گیٹ میں انعقاد پذیر ہو رہی تھی شرکت کے لئے لندن چلا گیا۔

لندن میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد میں پھر دوبارہ وطن واپس آ گیا لیکن چند دنوں کے بعد رمضان المبارک میں ایک بار پھر قسمت کا ستارہ چمکا اور حضور علیہ السلام کے شہر مقدس کا سفر نصیب ہوا دوبارہ آقا و مولا کی بارگاہ میں اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کی درخواست کی اور مدینہ پاک سے الوداعی پر وطن پہنچ کر دوبارہ قلم سے چند اور اوراق تحریر کیے ہی تھے کہ میرے برادر مکرم محمد ریحان حفیظ سلمہ تعالیٰ کے اصرار پر اسلامی جمہوریہ ایران کا سفر اختیار کیا اور وہاں پر مشہد میں حضرت امام رضا علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر حاضری دی اور وہاں پر بھی اس کام کو مکمل کرنے کی التجا کی بہر حال دوبارہ وطن واپسی پر کام کا آغاز کر دیا لیکن ابھی چند اوراق مزید لکھے ہی تھے کہ حضرت علامہ مولانا قاری فضل رسول چشتی گولڑوی مدظلہ کی دعوت پر امریکہ نیویارک کا سفر اختیار کیا اور وہاں پھر بہت ساری دینی محافل سے فراغت کے بعد دوبارہ وہی بقیہ کام کا آغاز کیا اور اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور حضور علیہ السلام کی خاص نظر عنایت سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچایا اللہ تبارک و تعالیٰ

میری اس حقیری کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر آخرت میں حضور علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

فقیر محمد شباب القادری عفی عنہ
خطیب قادریہ اسلامک سنٹر کنکٹی کٹ امریکہ
17-1-2002 بروز جمعرات

ختم نبوت............احسانِ الٰہی

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم کرد ما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گزاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت
لا نبی بعدی زِ احسان خداست
پردہ ناموس دین مصطفیٰ ست
قوم راہ سرمایہ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

(اسرار و رموز)

فہرست عنوانات

حرفِ آغاز

﴿ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبین ﴾ (الاحزاب)

﴿ قال النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وَ آلہٖ وسلم انا خاتم النبین لا نبی بعدی ﴾

﴿ یا ایھا الناس ان ربکم واحد و اباکم واحد ودینکم واحد ونبیکم و احدلا نبی بعدی ﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات گرامی کا ترجمہ وتفسیر اسلام اور قادیانیت کا اختلاف زیر نظر کتاب کے اوراق میں مطالعہ فرمائیں۔

☆ یہ تجھے کیا ہوا۔
☆ مافوق عقول بن کے آ ٹپکا ہے۔
☆ اُمت میں فضول بن کے آ ٹپکا ہے۔
☆ برساتی نبی کئی سُنے اور پڑھے
☆ اب تو بھی رسول بن کے آ ٹپکا ہے؟

(رنگِ نظام رباعیات پیر سید نصیر الدین نصیر مدظلہ ص ۱۴۲)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و الصلوٰۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہ وعلٰی الہ وصحبہ و اتباعہ وحزبہ! لقد قصدت بھذا وجھک الکریم فتقبل منی انک انت السمیع العلیم ؁

امّا بعد

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ہاشمی کوئی بھی نہیں

اس عاجز کے دل میں بڑی مدت سے یہ خواہش تھی کہ اپنی بساط اور مقدور کے مطابق مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت پر قلم اُٹھایا جائے۔ جس سے تمام غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے اور یہ واضح ہو جائے۔ کہ اسلام اور قادیانیت میں اتنا ہی بُعد ہے جتنا کہ دن اور رات روشنی اور تاریکی میں ہے۔ اور اپنی طرف سے صحیح حالات پیش کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔

گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ میں اثر میں نے تو درگزر نہ کی جو مجھ سے ہو سکا

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

﴿ قد تبین الرشد من الغی ﴾ (آل عمران ۲۵۶) القرآن

تحقیق کہ ہدایت واضح طور پر ممتاز ہو گئی گمراہی سے

بلاشبہ آفتاب رسالت نے طلوع ہو کر حق و باطل راستوں کو روشن کر کے دکھا دیا۔ کہ اب کوئی راہ ہدایت پر گامزن ہو جائے یا گمراہی کے دلدل میں پھنس جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

میں انکا بھی رسول ہوں جو اب زندہ ہیں۔ اور ان کا بھی جو میرے بعد پیدا

ہوں گے۔(رواہ ابن سعد الکنز والخصائص)

اسی لئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے قیامت تک باقی رہنے والے روحانی فیض کا اثر ہے کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہوا پنے ہی قول وعمل کی رو سے ہمیشہ رُسوا ہوا ہے۔اس رسوائی سے نبوت کا ذبہ کا مدعی مرزا غلام قادیانی لعین بھی نہ بچ سکا۔جتنے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالٰی نے معبوث فرمائے وہ سب ایسے اعلیٰ کردار کے حامل تھے کہ دشمن تک ان کی پاکیزہ سیرت کے معترف رہے ہیں اور یہ تو عام فہم بات ہے کہ ایک خائن وعدہ خلاف جھوٹا اور بداخلاق آدمی مجدد٬ مہدی٬ مسیح موعود٬ نبی یا رسول تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں رہتا یہ بات لطف سے خالی نہیں کہ مرزا غلام احمد نے خود یہ ثابت کیا ہے کہ ان میں یہ مذموم خصلتیں موجود تھیں۔مرزا نے اپنی تصنیف میں ایسا مکمل خاکہ اپنی ذات کا پیش کر دیا ہے کہ اس میں کسی دوسرے شخص کے لئے رنگ آمیزی کرنے کی ذرہ بھر گنجائش نہیں چھوڑی آپ آئندہ اوراق میں مرزا کی ہو بہو وہ تصویر دیکھیں گے جو قدرت نے مرزا کے خود اپنے قلم سے کھوادی ہے۔یہ تصویر جن کتابوں سے اتاری گئی ہے ان کے حوالے درج کردیئے گئے ہیں تا کہ کوئی صاحب اگر تحقیق کرنا چاہیے تو دشواری نہ ہو ہم نے کُلی اطمینان حاصل کرلیا ہے کہ مرزا کے دامن سے جھوٹ کے داغ دھوئے نہیں جاسکتے اس لئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس شخص کو دس ہزار روپے بطور انعام پیش کریں گے جو یہ ثابت کردے کہ مرزا ایک جھوٹا آدمی نہیں تھا۔

مرزا غلام احمد لعین نے یہ لکھ کر کہ

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے کے برابر ہے''(کشتی نوح وتمغہ گولڑویہ ص ۵۲/۱۳)

اپنا مرتد ہونا ثابت کردیا ہے عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کے مطابق

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید داد دست

یعنی:(اے لوگو!بہت سے ابلیس آدمی کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں پس بلاتحقیق

ہر کس و نا کس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔)

ہم انسانی ہمدردی اور دینی حمیت کے جذبہ کے تحت مرزا کو ان کے اصلی رنگ و روپ میں دکھارہے ہیں تاکہ لاعلمی کی وجہ سے کوئی صاحب ایمان ان کے دام تزویر و تلبیس میں پھنس کر ایمان جیسی دولتِ عظمیٰ سے محروم نہ ہو جائے۔ رہے وہ لوگ جو دنیا کے لئے دین و ایمان بیچ دیتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ۔

﴿لكل شيءٍ اذا فارقته عوض وليس لله ان فارقت من عوض﴾

ہر شے کا جس سے تم محروم ہو جاؤ نعم البدل ہے لیکن اللہ سے محرومی ایسی محرومی ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ ہمارا ضمیر ملامت کرے گا اگر دنیا کو اس بات سے بھی آگاہ نہ کردیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جانشین نہ صرف ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں بلکہ ان کو انسانیت سے بھی دشمنی ہے مرزا کے انسانیت سوز ارادوں کا اظہار ان کے بیٹے خلیفہ ثانی نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"مسیح موعود (مرزا) نے خدا سے خبر پاکر فرمایا تھا کہ ان کے دورِ اقتدار میں غیر احمدیوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی۔" (الفضل ۲۹/۱/۴۳)

مرزا کا بیٹا خلیفہ قادیان ایک ہاتھ اور بڑھ کر کہتا ہے۔

"ہمارے پاس حکومت نہیں ہے کہ قوت سے لوگوں کی اصلاح کرسکیں اور ہٹلر اور مسولینی کی طرح ان سب لوگوں کو ملک بدر کرسکیں جو ہمارے احکامات کی تعمیل نہ کریں اور جو ہماری بات نہ سنیں یا نہ مانیں انہیں عبرتناک سزا دے سکیں اگر ہمارے پاس حکومت ہوتی تو یہ نتائج ہم ایک دن میں حاصل کرسکتے تھے۔ (الفضل ۲ جون ۱۹۳۶ء)

محترم قارئین کرام! اس ٹولے کے یہ عزائم آج ہیں جب کہ ابھی وہ اقتدار کے صرف خواب ہی دیکھ رہے ہیں اگر خدانخواستہ انہیں اقتدار حاصل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کیا کیا ظلم نہیں ڈھائیں گے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین آنجہانی نے کہا تھا۔

"ہماری بھلائی کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں تا کہ ان پر غالب آنے کی کوشش میں مصروف رہیں کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہوتو ترقی نہیں ہوسکتی۔(الفضل ۱۹۳۰/۴/۲۵)

"ابھی تک احمدیوں کے پاس ایک چھوٹا سا زمین کا ٹکڑا بھی نہیں جہاں احمدی ہی احمدی ہوں۔ کم از کم ایک علاقہ کو مرکز بنالو اور جب تک ایسا مرکز نہ ہو جس میں کوئی غیر (احمدی) نہ ہو اس وقت تک تم مطلب کے مطابق امور جاری نہیں کر سکتے۔"(الفضل ۲۲/۳/۱۲)

"جب تک تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے یہ راستے کے کانٹے (غیر احمدی) دور نہیں ہو سکتے۔(الفضل ۳۰/۴/۲۵)

خاندانی امن سوز فطرت کے مطابق قادیانیوں کے امیر مرزا ناصر احمد کہتے ہیں۔

"جب تم یہ کہتے ہو کہ ۱۹۵۳ (ملک میں فساد) کے حالات پیدا ہو جائینگے تو ہمارا دل خوشی سے اُچھل پڑتا ہے(آزاد کشمیر کی قرارداد پر تبصرہ ص ۱۰)

محترم قارئین! مرزا ان کے بیٹے اور پوتے کی جو تمنائیں ظاہر کی گئی ہیں۔ یہ ان کی اعلانیہ تحریروں کے نمونے ہیں۔ خاموش اور خفیہ سازشوں کا تو ذکر کیا ہے۔ بہر حال یہ تحریر بھی اس امر کی کھلی علامتیں ہیں کہ جو ملک ان کو پناہ دیگا۔ یا جس ملک میں یہ داخل ہوں گے اس ملک کے باشندوں کو غلام بنانے یا ملک بدر کرنے کی خاطر اس ملک کے اقتدار پر قابض ہونے کی سازش ان کا نصب العین ہے۔ حقیقی کلمہ گو اور مصلحتی کلمہ گو میں کیا فرق ہے۔ اور قادیانیوں کے کلمہ کی کیا حقیقت ہے تا کہ کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو سکے۔ قادیانیوں کی مطبوعہ کتاب افریقہ اسپیکیس (Afrika-Speaks) میں ایک تصویر نائیجریا (افریقہ) کے شہر اجے اُوڈے کی احمدیہ مسجد کی عمارت ہے۔ اس عمارت پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے کلمہ لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہے۔(معاذ اللہ) اس عمل نے انہیں بالکل عریاں کر دیا ہے کہ یہ اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہیں بلکہ غلام احمد لعین کو مانتے ہیں۔

جس شخص کا کفر براہین واضحہ سے ثابت ہو چکا ہو۔ اس کو مسلمان سمجھنا یا اس کے کفر کی پردہ پوشی کرنا گناہِ عظیم اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہی ہے۔ ان کے کفر اور ادرارتداد پر شرق سے غرب تک ساری ملتِ اسلامیہ بالاتفاق فتویٰ دے چکی ہے۔

۱۹۷۴ء میں سعودی عرب مکہ مکرمہ میں ۱۴/۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ کو منعقد ہونے والے موتمر المنظمات الاسلامیۃ فی العالم کے اجلاس نے قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دیتے ہوئے تمام اسلامی حکومتوں سے ان کے مقاطعہ کی اپیل تک کی ہے۔ اور اس امر کا فیصلہ کہ وہ خارج از اسلام ہیں۔ عدالتیں بھی صادر کر چکی ہیں (تفصیل کتاب میں درج ہے) جج صاحبان تو یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ قادیانی خود بھی مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب نہیں سمجھتے اس سلسلہ میں مرزا بشیر الدین قادیان کے خلیفہ کا یہ انکشاف قابلِ غور ہے۔

> "حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ (مرزا) نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف ہے صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔ اور یہ کہ خلیفہ اوّل نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور۔" (بحوالہ الفضل ۳۱/۷/۱۹۳۱)

اس وضاحت کے بعد کیا کوئی رشتہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں باقی رہ جاتا ہے؟ ان بنیادی اختلافات کے ہوتے ہوئے جن کو قادیانی خود ظاہر کر رہے ہیں جو شخص ان کو مسلمان کہتا ہے وہ یا تو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے یا عمداً مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔

مفکرِ اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے مسلم اور غیر مسلم کا فرق ظاہر کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ایک مشورہ بھی دیا ہے جسے ہم اسلام اور قادیانیت کے تنازعہ کا حل تصور کرتے ہیں اس لئے درج ذیل ہے۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان ہی وہ حقیقت ہے جو

مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملتِ اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے دو راہیں ہیں یا وہ اعلان کریں کہ الگ اُمت ہیں یا ختم نبوت کی تاویلیں چھوڑ کر اسے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں (حرفِ اقبال)

علامہ اقبال نے اس راز سے بھی پردہ اُٹھایا کہ۔

"ان کی جدید تاویلیں محض اس لئے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تا کہ انہیں سیاسی فوائد حاصل ہو سکیں (حرفِ اقبال)

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید آں کہ در قرآں جز خود راندید
از دم اور وحدت قوے دونیم کس حریفش نیست جز چوب کلیم

............☆☆☆............

آں ختمِ رُسل امیرِ ایوانِ وجود
دارائے سریرِ حسن وسلطانِ وجود
ازبابِ کتابِ آفرینش پُرسی
آں نام محمّد است عنوانِ وجود

(آغوشِ حیرت ص ۱۲۰ پیر سید نصیر الدین نصیر مدظلہٗ)

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر ختم النبین

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ

وخاتم النبین ط و کان اللّٰہ بکل شیءٍ علیماo

ترجمہ:۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔ (الاحزاب۔۴۳)

تفسیر:

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ نبوت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ آپ کے بعد تا قیامت کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آیت ہذا کے نزول کے بارے میں منقول ہے کہ کفار حضور علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ آپ نے اپنے بیٹے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے باوجود حرام ہونے کے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید میں فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لہٰذا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی باپ نہیں نہ زید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں اور نہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی آپ کی بہو کہ اس کا نکاح آپ سے حرام ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں من رجالکم فرمایا کیونکہ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انکی دیگر بہنوں کے والد ہیں۔ اگرچہ آپ طاہر، قاسم اور ابراہیم کے بھی والد ہیں لیکن یہ بچے تھے بالغ نہیں ہوئے اور اگر بالغ ہو بھی جاتے تو یہ رجل تھے رجالکم نہیں

ہو سکتے۔

آپ کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اس طرح آپ ساری امت کے روحانی باپ ہیں۔حقیقی باپ نہیں۔آپ امت پر باپ سے زیادہ شفیق اور مہربان ہیں۔آپ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ آپ کے بعد آسمان سے اتریں گے لیکن وہ بھی آپ کے خلیفہ ہوں گے اور آپ کی شریعت پر کاربند ہوں گے۔اپنی شریعت سے کوئی فیصلہ نہیں کریں گے۔اگرچہ وہ بھی آپ سے پہلے نبی تھے۔اگر آپ کا کوئی بالغ بیٹا ہوتا تو اس کا منصب یقیناً نبوت ہوتا۔جیسا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ نے فرمایا"اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا آیت ھذا سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔عاصم کی قرأت میں خاتم تائے مفتوحہ سے ہے۔اور دیگر قراء کے نزدیک خاتم تائے مکسورہ کے ساتھ ہے۔خاتم تائے مفتوحہ کا معنے وہ مہر ہے جو تالے پر لگائی جاتی ہے۔یہاں اس کا اطلاق پیغمبر پر اس لحاظ سے ہے کہ آپ باب نبوت کے قفل پر مہر ہیں۔جو قیامت تک بند رہے گا۔خاتم (تائے مکسورہ) کے معنے مہر لگانے والا۔آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر کے ان پر مہر لگادی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

بحوالہ (تفسیرات احمدیہ فی بیان آلایات الشرعیہ ص ۳۹۷ جلد دوم)
مصنف مُلا احمد جیون امیٹھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ارشاد رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

روی احمد و الترمذی و الحاکم باسناد صحیح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (زرقانی جلد ۵ ص ۲۷۶)

ترجمہ:

"زرقانی (شرح المواہب الدنیہ) میں ہے کہ امام احمد و امام ترمذی امام

حاکم نے صحیح اسناد کے ساتھ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی ہوگا۔

عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم سیکون فی امتی ثلاثون کذاباً کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبین لانبی بعدی (رواہ مسلم)

ترجمہ:

صحیح مسلم میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس شخص ایسے ہوں گے جو کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

............☆☆☆............

خاتمٌ
کی شرح

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اِسم گرامی خاتَمؐ کی شرح

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيّٖنَ (سورہ احزاب رکوع ۵) خاتم اور ختم دونوں کے معنی ایک ہیں۔ النبیین کا مطلب جملہ انبیاء اور رسول ہے۔ قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ اعلان کرتی ہے کہ سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے بعد ساری دنیا کے تختہ پر کسی بھی نبوت کے دعویٰ کا حق نہ رہے گا۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ایک عجیب قسم کی پیشن گوئی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب طاقت سمائی ہوئی ہے۔ ایران کی طرف دیکھو جہاں ہزاروں برس تک ان کے بزرگوں کو آسمانی آواز سننے میں آتی تھی۔ ہندوستاں والوں کا یہ دعویٰ ہوتا رہا ہے کہ کروڑوں سالوں تک ان میں لاکھوں مہارشی ایسے ہوئے ہیں جن پر آسمانی آوازیں آتی رہی ہیں۔ بنی اسرائیل کے حالات پڑھو جہاں ایک ہی وقت میں دو دو چار چار نبی موجود ہوا کرتے تھے۔ مصریوں اور چینیوں میں بھی صدیوں تک یہ دعویٰ رہا کہ ان کے پاس نبوت اور رسالت متواتر آتی رہی لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے اوپر دی ہوئی آیت کریمہ کے عنوان کا اعلان کیا ہے۔ اور ختم نبوت کا فرمان سنایا ہے اس وقت سے آج دن تک سب مذہبوں اور دینوں نے اپنے اپنے دروازوں کو تالا لگا چھوڑا۔ مجوسی آج آسمانی آواز کا ایک بھی لفظ کیونکر نہیں سن سکتے؟ بنی اسرائیل اپنی قوم میں کسی اور کو نبی کیونکر تسلیم نہیں کرتے؟ دوستو یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا روشن کارنامہ ہے جس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کا لقب عطا کیا اور اس کے بعد سب مذہبوں کے دماغ میں سے یہ بات قطعاً نکال دی کہ کسی بھی مذہب میں

کسی کو بھی پیغمبر، نبی، رسول یا اوتار بولا جائے۔ ساری دنیا میں یہ عملی فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ قدرت ربانی نے حضور اکرم کے وجود پاک میں یہ خصوصیت قائم رکھنے میں کس قدر حفاظت کی ہے۔ کوئی بھی غیر مسلم یہ نہیں کہہ سکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فیصلہ اپنی ذاتی مقصد کے لئے فرمایا تھا۔ کیونکہ دعویٰ کرنا تو بہت آسان ہے۔ مگر زمانہ مستقبل میں ان پر عمل کر دکھانا دشوار ہے۔ مگر یہاں چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ہر ایک مذہب اس متفق رویہ کی تائید کے لئے موجود ہے دوسرا یہ کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اغراض ذاتی کے لئے یہ فرمان جاری فرماتے تو ضرور اپنوں میں سے کسی نہ کسی کو نبوت حوالے فرماتے کچھ صوفیاء کرام نے انتہائی محبت اور وجد کی حالت میں "انا الحق" اور "سبحانی ما اعظم شانی" کے نعرے لگائے ہیں مگر خود نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ کی اس کے بعد چند معتبر روایتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مثال اور دوسرے سب انبیاء کی مثال ایک محل کی مانند ہے جس کو خوبصورت بنایا گیا لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی (اور دیکھنے والے محل کے حسن کو دیکھ کر اور خالی جگہ کی طرف دیکھ کر تعجب کھائیں گے کہ یہ جگہ خالی کیوں رہ گئی) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پُر کیا اور محل کو پوری زیب و زینت عطا فرمائی۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لیس بعدہ نبی" یعنی میں تمام انبیاء سے آخر میں آنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا۔ اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمت ہوگی اس طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلاء رسول بعدی و لا نبی" مطلب یہ کہ بے شک نبوت اور رسالت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ختم ہو چکی اور ان کے بعد کوئی رسول یا نبی نہ آئے گا۔ صحیح

مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے تین شخص جھوٹے ہوں گے جن میں ایک وہ بھی ہے جو خود کو نبی کہلوائے گا۔ میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد جو بھی اپنے آپ کو نبی کہلوائے گا وہ کذاب ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا وہ عمر بن الخطاب ہوتے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آخری غسل دیتے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے وہ چیز ختم ہوچکی جو کہ دوسرے انبیاء کی وفات سے ختم نہ ہوئی یعنی نبوت اور وحی الٰہی نبیوں کو ختم کرنا رحمت ہے اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ آپ کی اُمت قبروں میں تھوڑا عرصہ رہے یہ آپ کی عزت کے لئے اور یہ کہ آپ کی شریعت کو کوئی منسوخ نہ کرے۔ بلکہ یہ آپ کا شرف ہے کہ آپ کے آنے پر اگلی تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔ اس واسطے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دوبارہ نازل ہوں گے تو وہ بھی آپ کی شریعت کے ساتھ فیصلے کریں گے۔ (شرح مواہب الدنیہ للزرقانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ آپ جدھر دیکھتے نظر بھر کے دیکھتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی "وھو خاتم النبین " اور آپ تو نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔" (ترمذی شریف)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں سے تین جھوٹے ہوں گے۔

سب دعوئی کریں گے کہ وہ نبی ہیں۔ حالانکہ میں نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد)

یہ تھی خاتم تشریح بحوالہ شرح اسما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مصنف غلام محمد الیس پتھورو مترجم نور الامین ص ۲۴ تا ص ۶۲ تک

دین وملت کے
قاتل

دین وملت کے قاتل

اگر ہم تاریخ اسلام کے جھروکوں میں لحہ بھر کے لئے جھانکیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ بدقسمتی سے ملت اسلامیہ کئی فرقوں میں تقسیم ہوئی' باہمی تعصب نے بارہا امت مسلمہ کے امن وسکون کو درہم برہم کیا۔ فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حوادث کو جنم دیا اور گردش دوراں نے اُمت مسلمہ کے اتحاد واتفاق کو انتشار وافتراق میں بدل دیا۔ لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود تمام مکاتب فکر کے علماء اس امر پر متفق رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی اسلامی نظام کی مثل کوئی نیا نظام آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اُس لعین کو مرتد قرار دیا گیا۔ اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا اور جس نے بھی اسلام کی مثل کوئی نیا نظام رائج کرنے کوشش کی وہ اپنے عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی شہادت رب لم یزل نے کتاب انقلاب میں دی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''محمد تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تائید وتصدیق خود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درج ذیل فرمان عالیشان سے بھی ہوتی ہے کہ'' انا خاتم النبین لا نبی بعدی'' میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جس پر ہمیشہ ملت اسلامیہ کا اجماع رہا ہے اگر ہم ہندوستان کی تاریخ کو بنظر عمیق دیکھیں تو یہ بات طشت از بام ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان

اپنی سیاسی و مذہبی بالادستی کھودینے کی وجہ سے سخت ذہنی پریشانی اور یاس و قنوط کا شکار ہو چکے تھے اور اپنے اس اضمحلال و اضطراب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہر طرف منتظر آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ کوئی مرد خدا آ کر انہیں اس کرب و بلا سے نجات دلائے اس دور کے مسلم دانش ور بھی احیاء اسلام کے درد سے مضطرب و بے چین تھے مگر انہیں دوہری دشواری کا سامنا تھا ایک تو انقلاب زمانہ نے ان کی دینوی حکومت اور جاہ و جلال چھین لیا تھا دوسری طرف یورپ کا مادی انقلاب ان کی دینی اقتدار کو پامال اور جذبہ جہاد کو سبوتاژ کر رہا تھا۔ ادھر انگریزوں کے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے میر جعفر اور میر صادق سے بھی بڑے غدار، ضمیر فروش ابن الوقت اور ایسے دین فروشوں کی ضرورت تھی جو ملکہ برطانیہ کا وفادار اور انگریز سرکار کے ایجنٹ ہوں۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کے بعد امت مسلمہ کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کے لیے اور مسلمانوں کے دینی عقائد کو مسخ کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا گیا۔ بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان کے رہنے والے اس شخص نے ایک ہی جست میں صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا کبھی سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرہ کر کے ایک مناظر کی شکل میں روشناس ہوتا رہا۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا، کبھی دجل و فریب پر مبنی کتابیں لکھ کر خود کو ایک مصنف کی حیثیت سے متعارف کرواتا رہا تو کبھی اپنی جھوٹی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔ کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا تو کبھی مامور من اللہ بنا۔ کبھی خود کو محدث کہا تو کبھی اپنے آپ کو امام زماں لکھا۔ کہیں مہدی اور مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا تو کبھی ظلی، بروزی نبی بنا مختصر یہ کہ بالآخر ۱۹۰۱ء میں تمام حدود کو پھلانگ کر اپنی جھوٹی نبوت و رسالت کا اعلان کر دیا اور لوگوں کے سامنے اسلام کے متوازی یک نیا دین پیش کر دیا یہی وجہ ہے کہ ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک جید علماء و مفکرین اور دانشور حضرات امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرتے رہے اور اس فتنے کی سرکوبی کے لئے

شب و روز کوشاں رہے اور ملت اسلامیہ کے ہزاروں نوجوانوں نے اسی مقدس مشن کی خاطر اپنی متاع زیست کو نذار نے کے طور پر ہتھیلیوں پر نقد پیش کیا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فتنہ قادیانیت کے متعلق فرمایا تھا کہ "مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اوران سے میل جول چھوڑنے کو ظلم ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے" مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ نے قادیانیت کے متعلق وسیع معلومات ٹھوس حقائق اور ناقابل تردید دستاویزی ثبوت کے پیش نظر فرمایا تھا کہ" قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔"

............☆☆☆............

مقام مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مقام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک دن مدینۃ النبی علیہ السلام میں آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم رونق افروز تھے جان نثار پروانے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شمع رسالت کے گرد جمع تھے۔ انوار و برکات کی بارش ہو رہی تھی کہ دربار رسالت میں کچھ زبانی کلمہ گو صنم آشنا دل یعنی منافقین آجاتے ہیں۔ اور اپنا رسوخ جتانے کے لئے گویا ہوتے ہیں کہ حضور! ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں ہم بھی مسلمان ہیں۔ کلمہ گو ہیں۔ اللہ جل شانہٗ جنہیں جھوٹے کی فضیحت میں کوئی مصلحت مانع نہیں اسی وقت جبریل علیہ السلام کی معرفت پیغام بھیجتے ہیں۔

﴿ اذا جاءک المنفقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنفقین لکذبون ﴾ (المنافقون آیت ۱)

''جس وقت آتے ہیں آپ کے پاس یہ منافق تو کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہم کہ بتحقیق آپ رسول اللہ ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ بلاشک آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہ ہے کہ یہ منافق اپنے قول میں جھوٹے ہیں۔ آپ (کو رسول نہیں مانتے)''

کیا پیارا انداز بیان ہے۔ بار بار پڑھیے اور اس بادۂ عرفان سے اتنے سرشار ہو یئے کہ حقیقی کلمہ گو اور مصلحتی کلمہ گو کے امتیاز میں کبھی کوئی دشواری پیش نہ آئے گی اور آئے کیوں۔

ہر جماعت کی روحِ رواں اس کا مرکز ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا مرکز کیا ہے اس سوال کے جواب میں دو آراء نہیں صرف ایک ہے کہ۔

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا　　اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

یہ ہی فرمان حق تعالیٰ ہے۔

﴿ وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا ﴾

(الحشر آیت ۷)

''جو کچھ تم کو رسول اللہ عطا کریں لے لو۔ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔''

جس کی رو سے اُمت مسلمہ کے تمام امور ان کا سارا نظام اسی ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستہ اور پیوستہ ہے۔ وہی محورِ اعظم ہیں۔ علامہ اقبال کے الفاظ میں۔

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بُو　　آنکہ از خاکش بروید آرزو

یا زِ نورِ مصطفیٰ او را بہاست　　یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ است

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است　　آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است

شرار بولہبی:۔

اس مرکز کی اہمیت کو دلوں سے محو کرنے کے لئے دنیا میں بہت سے فتنے برابر اُٹھتے رہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز　　چراغِ مصطفوی سے شرار بولہبی

لیکن یہ شرارے ہمیشہ آبِ حق سے سرد ہوتے رہے فی زمانہ ایک نیا شرارہ رونما ہوا ہے نئے رنگ میں بھڑکا ہے۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی　　جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

یہ شرارہ کیا ہے؟ یہ ہے کہ مختلف ذرائع ابلاغ سے مسلمانوں کے ذہنوں میں چند

روایات کی آڑ لیکر یہ بٹھایا جارہا ہے اگر ایک شخص زبان سے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ دے خواہ وہ اس نص قطعی کا پورا مصداق ہی ہو۔

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (عنکبوت ۵۲)

"جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں ایسے لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

اور خواہ اس کے متعلق علم قطعی سے ثابت ہو کہ تعلق آقا سے برائے نام ہے۔ اس کی وابستگی ایک غلام سے متحقق ہے جسے اس نے آقا کی مخصوص مسند نبوت پر فروکش سمجھ رکھا ہے۔ تب بھی اس شخص کو مسلمان سمجھو۔ ورنہ از روئے قرآن و حدیث اور اجماع امت ایسے شخص کی تکفیر سے خود کافر ہو جاؤ گے۔ پھر بوالعجیبت بالفاظ دیگر جھوٹی نبوت کے بالواسطہ مصدق بن کر ایمان سے ہاتھ دھو لو۔ یہ فریب اور پُر کاری مسلمان کی تعریف نامی کتابچوں میں نہاں ہے۔ جن کی زوروں سے اشاعت ہوئی ہے۔ یہ سعی پاکستان اور اُمتِ اسلامیہ کے حق میں سازش یا نادان دوستی ہے انشاء اللہ یہ شرارہ بھی کسی دل درد آشنا کی آہِ سرد کی نذر ہو جائے گا۔

مسلمان کی تعریف:

صادق مسلمان کی تعریف کیا ہے اور صادق مسلمان کون ہے یہ حقیقت امت مسلمہ کے صدیوں کے قول و عمل سے جریدہ عالم پر ثبت ہے۔

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سینکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

مسلمان کون ہے؟ سید الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا حلقہ بگوش جو اُنہیں صحیح مفہوم کے ساتھ دل و جان سے آخری نبی مانتا ہے حق تعالٰی کے فرمان

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء آیت ۸۰)

"رسول کی جس نے اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی کے بموجب ان کی اطاعت کو عین اطاعت خداوندی سمجھتا ہے اس کے نزدیک ان کی بتائی ہوئی راہ اسلام مکمل نظام زندگی ہے اور قرآن کریم خدا کا آخری پیغام ہے۔

جب اپنی پوری جوانی پہ آ گئی دنیا
تو زندگی کے لئے آخری پیام آیا

مسلمان دنیا کے کسی گوشہ میں آباد ہو۔ یہ تعریف اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اسے الفاظ کی بندشوں یا تاویلات کے چکروں سے بنائی ہوئی کسی تعریف کی احتیاج نہیں۔ ہر سوال کا وہ بے ساختہ یہ جواب دے گا ۔

خاور د مد از بشم بالیس پر ہ بشی — کوثر چکہ از بسم باین تشنہ لبی
اے دوست ادب کہ در صریم دل ما — شہنشہ کونین رسول عربی

مسلمان کون ہے؟ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ اس کا فیصلہ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

﴿اٰمِنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ (محمد آیت ۲)

"وہ اس سب پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے"

یعنی مسلمان وہ ہے جو محمد (ﷺ) پر نازل شدہ ہدایات پر ایمان لایا جو حق ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے لہٰذا ان میں نہ باطل کا دخل اور نہ کسی اور اسے ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اور اس آیت کریمہ میں

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ﴾ (البقرہ ۱۳۷)

"سو اگر وہ اہل کتاب اور دوسرے مذاہب والے تمہارے مثل ایمان لے

آئیں تو وہ بھی ہدایت یافتہ ہو جائیں گے اگر وہ روگردانی کریں تو (جان لو) وہ ہیں ہی برسر مخالفت (ہٹ دھرم)

مسلمانوں کے ایمان کو مثالی ایمان قرار دیکر خوشنودی کی سند عطا فرمائی ہے اور دوسرے مذاہب والوں کو دعوت دی ہے کہ ہدایت ایسے ایمان سے وابستہ ہے جیسا مسلمانوں کا ایمان ہے یعنی رسول ہاشمی تمام جہاں کے لئے مبعوث ہوئے اور ان پر نبوت ختم ہے، قرآن کریم آخری کتاب ہے جس کے بعد کوئی وحی ہدایت نہیں۔ ان کا لایا ہوا دین مکمل اور تمام ادیان کا ناسخ قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔

معرفتِ الہیہ:

اسی طرح بادہ الست کا متوالا اپنے رب کی معرفت میں ڈوبا ہوا مسلمان۔ اللہ تعالٰی کی ذات اور صفات اس کی وحدانیت اور حقانیت کے لئے کسی دلیل کا محتاج نہیں علامہ رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا واقعہ انتہائی سبق آموز ہے کہ نزع کے وقت شیطان آدھمکا لگا توحید باری تعالٰی پر دلائل مانگنے لگا۔ علامہ اسے دلیل دیتے لیکن وہ ملعون بھی تو بڑا علامہ ہے دلیل کو توڑ دیتا۔ اس کیفیت کا نظارہ علامہ کے مرشد حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کیا۔ تو فوراً علامہ رازی کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرائی جب ایک مرتبہ رازی نے ایک دہقان سے کہا تھا تم نے خدا کو کس دلیل سے پہچانا؟ اس نے ڈنڈا اُٹھایا کہ بتاؤں کس دلیل سے پہچانا؟ بس کہہ دو بلا دلیل مانا۔ سچ ہے دلیل کی ضرورت تو اس وقت ہو جب کہ اللہ تعالٰی کی ہستی کے آثار نمایاں نہ ہوں۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

برگِ درختان سبز در نظر ہشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

یہ شعر اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے:۔

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ ﴾ (آل عمران:۱۹۰)

''بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور لیل ونہار کے اختلاف میں اہل دانش کے لئے نشانیاں ہیں۔

قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں جن میں غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔اس آیت میں۔

﴿ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴾ (الذاریات ۲۱)

''اور یقین لانے والوں کے لئے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا؟

بصیرت افروز دعوت ہے۔جیسا کہ عارف رومی نے فرمایا ۔

گر تو اورا می نہ بینی در نظر   فہم کن اما با ظہار اثر

اور یہ حقیقت بھی ہے کہ جب عالم میں ایسی لطیف چیزیں مثلاً روح' ہوا' خوشبو وغیرہ موجود ہیں جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے لیکن آثار سے ان کے وجود پر یقین رکھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جس کے انوار سے سارا عالم روشن ہے کیوں انکار کیا جاتا ہے؟ سچ ہے

نہیں سائنس واقف کار دیں سے   خدا باہر ہے حدِ ذور بیں سے

انکار کی مثال تو ایسی ہے کہ آفتاب روشن ہے لیکن نابینا کو روشنی نظر نہیں آتی۔اسی طرح خالق السموٰت والارض کا نور عالم میں ضوفشاں ہے لیکن کور چشمانِ باطن کو نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ منکرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

﴿ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ﴾ (الطور ۳۵)

''کیا بدون کسی خالق کے خود پیدا ہو گئے یا یہ لوگ خود اپنی ذات کے خالق ہیں۔

سبحان اللہ! کیا عمدہ استدلال ہے کوئی مخلوق اپنی ذات کی خود خالق نہیں ہو سکتی اور پیدا ہونا ایک فعل ہے اور ہر فعل کے لئے کسی فاعل یعنی خالق کا ہونا ضروری ہے۔لہٰذا

جس نے پیدا فرمایا ہے اس کا دعویٰ ہے:۔

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ﴾ (الانعام ۱۰۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اس کی عبادت کرو وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

جس کو تسلیم کرنے کے لئے عقل سلیم کو لفظوں سے بنی ہوئی کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں واضح طور پر فرما دیا ہے۔

﴿ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ﴾ (الانعام ۱۰۵)

"اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع آ چکے پس جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کریگا اور جو اندھا ہے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیت کریمہ میں اپنی خالقیت اور ان ادوار پر روشنی ڈالی ہے جن سے انسان کو گزرنا ہوتا ہے۔ پھر بقائے دوام نصیب ہو گی۔

اپنے رب سے وہی انسان غافل ہیں جن کو حیات بعد الموت اور روز جزا پر یقین نہیں۔ آیت جو ہم نے اوپر پیش کی ہے اس میں حکیمانہ انداز سے سمجھایا ہے کہ دوبارہ زندہ ہونے میں کیوں شک ہے۔ غور کرو تو تمہاری اپنی تخلیق میں دلیل موجود ہے کہ جو ہستی تم عدم محض سے جب کہ تم کچھ نہ تھے کس طرح مٹی' نطفہ علقہ ومضغہ کی مختلف صورتوں سے گزار کر وجود میں لا چکی ہے وہ اتنی بات پر قادر نہیں کہ تمہارے اجزا منتشرہ کو جوڑ کر یا نیا جسم دے کر روح پھونک دے غور کا مقام ہے کہ انسان رحم مادہ میں ایک حکیمانہ نظام کے تحت کن کن منازل سے گزرتا ہے۔ جس میں اس کا بالکل ہاتھ نہیں ہوتا۔ پھر دنیا میں آ کر اپنی صحت یا عمر پر بھی کوئی اختیار نہیں رہتا۔

لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے   اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

غور کرنے سے اپنے اندر تصرفات الٰہیہ کا ہمہ وقت مشاہدہ ہو سکتا ہے صرف غذا کو ہی لے لیجئے حلق سے نیچے اتارنے کا ہمارا اختیار ہے اس کے بعد قدرت کا بنایا ہوا کارخانہ کام کرتا ہے جسم کے تمام اعضا کی ضرورت کے مطابق ہر عضو کو الگ الگ غذا پہنچتی ہے۔ اس غذا کے کچھ ذرات آنکھوں کی بینائی میں معاون بنتے ہیں تو کچھ کانوں کی شنوائی کو قوت دیتے ہیں کچھ دماغ میں پہنچ کر عقل وفہم کو نفع بخشتے ہیں تو کچھ اعصاب کی جان بنتے ہیں فضلہ پیشاب و پاخانہ بن کر خارج ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے انسان تو خود ایک کتاب مبین ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ منکرین کی اس حیرانی کو کہ مرنے کے بعد مٹی میں مل گئے تو پھر وہ کیسے زندہ ہوں گے ذیل کی آیت کریمہ میں رفع فرمایا ہے۔

﴿ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴾

" اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک مردہ ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور قسم قسم کے خوشنما نباتات اُگاتی ہے۔

اس آیت میں نظامِ کائنات پر توجہ مبذول فرمائی ہے کہ دیکھو مردہ زمین کس طرح زندہ ہوتی ہے موسم میں کیسے تغیرات ہوتے ہیں۔ آفتاب میں ایک خاص درجہ کی حرارت کا پیدا ہونا جس کے اثر سے سمندر سے بخارات اٹھنا۔ ہوا کا حرکت میں آنا' برودت کا پیدا ہونا پانی کو اَبر (بادل) کی شکل میں لے کر چلنا جہاں منظور رب ہوتا ہے وہاں برسنا زمین کا پانی کا جذب کرنا۔ نباتات کا اُگنا غذا کا تیار ہونا۔ الغرض ہر بات میں غور کرنے سے یہ حقیقت' روشن تر ہو جاتی ہے کہ یہ سب کام اتفاقیہ نہیں ہو رہے ہیں بلکہ اس میں کوئی مدبر ترین کامل ترین اور قادر ترین ہستی کارفرما رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف انسانی فطرت کی آواز ہے جن افراد نے عام فطری احساس کے خلاف خالق کی ہستی سے انکار کیا ہے وہ روحانی بیماری کے مریض ہیں اور اُن کی

ایسی مثال ہے جیسی کہ ایک بخار کا مریض لذیذ غذا کو بدمزہ بتلا دیتا ہے۔ علامہ اقبال سے کسی نے سوال کیا کہ آپ نے خدا کی ہستی کو کس دلیل سے مانا ہے تو علامہ نے جواب دیا کہ خدا کی ہستی کی گواہی ایسی ذات (نبی کریم ﷺ) نے دی ہے جس کے سچے ہونے کا اعتراف دشمن بھی کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ملحد کے سوال پر جو جواب دیا تھا وہ بڑا سادہ مگر دلنشین ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل وہ شہتوت کا درخت ہے جو سامنے لگا ہوا ہے ملحد جواب سن کر حیران ہوا تو آپ نے فرمایا کہ درخت کے پتوں کو دیکھو بظاہر ان میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی لیکن یہ پتے اپنے اندر گوناگوں خاصیتوں کی ایک دنیا لئے ہوئے ہیں۔ ان پتوں کو ہرن کھاتا ہے تو مشک بن جاتے ہیں اور اگر مکھی کھاتی ہے تو شہد پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر کیڑا کھاتا ہے تو ریشم تیار ہوتا ہے اور اگر بکری کھائے تو مینگنیاں بن جاتی ہیں۔ ان پتوں میں اس قدر متنوع تاثیریں از خود پیدا ہوگئی ہیں یا یہ رب قدیر کی حکمتِ بالغہ کی علامتیں ہیں؟ سچ ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی خلافِ عقل نہیں البتہ مافوق العقل ہے۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مرتبہ ملحدین کے ایک گروہ کو ایک مثال سے قائل کیا تھا۔ آپ نے ان لوگوں سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے یہ کہے کہ میں نے ایک کشتی دیکھی ہے جس کا کوئی ملاح نہیں ہے مگر وہ دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سواریاں اور مال ڈھوتی رہتی ہے تو تم کو اس شخص کی بات پر یقین آ جائے گا؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ خلافِ عقل بات ہے ہم یقین نہیں کریں گے تب امام صاحب نے فرمایا کہ بغیر ملاح کے کشتی چلنے کا تو تم لوگوں کو گمان تک پیدا نہیں ہوتا مگر یہ تصور تم میں کیسے پیدا ہو گیا کہ یہ کارخانہ عالم چلانے والے کے بغیر ہی رواں دواں ہے؟ اس بات نے ملحدین کی عقلوں پر سے پردے اُٹھا دیئے اور الحاد سے تائب ہو گئے عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

پس یقیں در عقل ہر داننده است   ایں کہ با جنیدہ جنبائندہ است

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ رات دن پیش آتی رہتی ہے۔ لیکن بعد الموت ایک ایسی زندگی کے بہت سے منکر ہر دور میں ہوتے رہے ہیں خالق کائنات کے منکر ہی دوبارہ زندگی کے قائل نہیں ایسے لوگوں کے لئے شیخ اکبر کی یہ رباعی تازیانہ ہے ۔

زعم المنجم والحکیم کلاھما

لا بتعث الاجسام قلت الیکما

فان کان قولکما فلست مجاسرً

وان کان قولی فالخسار علیکما

تمہارے خیال کے مطابق اگر دوبارہ زندہ نہ ہوئے تو ماننے والے اور نہ ماننے والے دونوں برابر رہیں گے اور کوئی خسارہ نہ پائے گا اور اگر ہمارے یقین کے مطابق دوبارہ زندگی ملی تو ظاہر ہے نہ ماننے والے ٹوٹے میں رہیں گے جنہوں نے اس دنیا کو مزرعہ آخرت نہ سمجھا اور کوئی توشہ ہمراہ نہ لیا ماننے میں فائدہ ہے نقصان کچھ نہیں ہے سچ ہے ۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

یہ بادہ الست کا نشہ ہے جو انسانوں کی اکثریت اپنے مالک کے حضور سجدہ ریز رہی ہے ہاں کبھی خراب ماحول کی ترشی نے نشہ الفت اتارا ہے یا ازلی دشمن کے جال میں پھنس کر غلط راہ اختیار کرلی ہے اس پر بھی ارحم الراحمین نے انسانوں کو مجرو عقل پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کی صحیح رہنمائی کی ذمہ داری خود قبول فرمائی ہے ارشاد ہے۔

﴿ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ﴾ (النحل۔۹)

"اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا جب کہ راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں۔"

اس ذمہ داری کو پورا فرمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے۔

﴿ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ﴾ (البقرہ ۲۱۳)

"اللہ تعالیٰ نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغمبر بھیجے۔"

ان بزرگواروں نے عہد الست تازہ کرایا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ ہدایت دکھائی۔ اسی لیے توحید کے بعد مذہبی دنیا میں رسالت کو بڑا مقام حاصل ہے۔ انسان مجموعہ ہے جسم وروح کا اور اسے ان دونوں کے لئے غذا کی احتیاج ہے۔ لہٰذا خالقِ کائنات نے ایسے اسباب وسائل عطا فرمائے جن کے ذریعے اس کی دونوں قوتیں متوازن اور معتدل طور پر نشوونما پا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے مادی زندگی کے لئے انسان کو ذریعہ علم وعقل سے آراستہ کیا۔ اس کی خاطر کارگاہ ہست وبود کو رنگ رنگ کے نقش ونگار سے سجایا بے شمار نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور ایک مخصوص انتظام کے ماتحت وسائل معیشت پیدا کیے۔

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز کیں تیری غذا کے واسطے
چاند ستارے اور سورج ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اور روحانی واخلاقی زندگی کے لئے جو اصلِ حیات ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی معرفت ایسے زریں اصول وآئین مدون کرائے جو صالح تمدن کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور اسی سرچشمہ ہدایت کے آبِ زلال سے روحانی تشنگی بھی بجھتی ہے۔ جس طرح جسم کو جان کی اور آنکھ کو نور کی احتیاج ہے اُسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تعمیر اور معراج انسانیت کے لئے اس ہدایت اور روشنی کی ضرورت ہے جو ان نفوس قدسیہ کی معرفت دنیا میں پہنچی ہے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

از رسالت در جہاں تکوین ما — از رسالت دین ما آئین ما
از رسالت صد ہزار ما یک است — جزو ما جزو ما لاینفک است

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومُرسلین کا انتخاب انسانوں کے سپرد نہیں کیا بلکہ قادرِ مطلق

نے خود ہی ان حضرات کو منتخب فرمایا ہے اور نہ مجاہدہ وریاضت سے نبوت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ﴾ (الحج ۷۵)

"اللہ تعالیٰ انتخاب فرمالیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔"

دنیا میں جتنے پیغمبر تشریف لائے وہ ایسی پاکیزہ سیرت کے مالک تھے کہ دوست تو دوست دشمن بھی ان کے بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کے مداح رہے ہیں اور ان کی یہ ایک ہی خوبی ان پر ایمان لانے کے لئے کافی ہے اس لئے کہ جو ہستی بندوں سے جھوٹ نہیں بولتی وہ خدا پر کیسے جھوٹ باندھ سکتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی صدات کی حقیقت یہ ہے کہ ان کو خبر دینے والا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ جس میں کذب کا احتمال ہی نہیں ہوسکتا ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز کوہِ صفا پر چڑھ کر اہل مکہ کو پکارا جب لوگ پہاڑ کے دامن میں جمع ہو گئے تو حضور نے سوال فرمایا کہ بتاؤ ہم تمہارے نزدیک کیسے ہیں؟ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں؟ سب نے بیک زبان کہا ہم نے کوئی غلط یا جھوٹی بات آپ کے منہ سے نہیں سنی۔ ہم آپ کو صادق اور امین جانتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہوا اور تم اس کے نیچے ہو۔ میں پہاڑ کے ادھر بھی دیکھ رہا ہوں اور اُدھر بھی نظر ہے۔ اچھا اگر میں یہ کہوں کہ رہزنوں کا ایک مسلح گروہ عقب میں ہے جو مکہ پر حملہ آور ہوگا کیا تم اس کا یقین کر لو گے؟ لوگوں نے کہا بے شک! کیونکہ آپ جیسے راستباز آدمی کے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں۔ خصوصاً جب کہ آپ ایسے بلند مقام پر کھڑے ہیں جہاں دونوں طرف آپ دیکھ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سب کچھ سمجھانے کے لئے ایک مثال تھی اب جان لو میں عالم آخرت کو بھی ایسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسے تم پر میری نظر ہے۔ اس کارگاہ ہست وبود میں ہر میدان کے لئے اس فن سے واقف انسان پیدا ہوتے ہیں۔ قدرت نے سب کو جدا جدا استعداد اور صلاحیت سے نوازا ہے تاکہ ہر شخص اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکے کچھ ایسی مخصوص ہستیاں بھی پیدا فرمائیں جن کے اندر ایسی استعداد رکھی کہ وہ اس عالم بالا سے بھی باخبر رہے ہیں۔ چونکہ

ان ہستیوں کو عالم غیب کی خبریں علیم الخبیر کی طرف سے ملتی ہیں اس لئے وہ نبی اللہ کہلائے۔ اللہ کے سوانہ کوئی دوسرا نبی بنا سکتا ہے اور نہ اللہ کہلایا جا سکتا ہے۔

جب عالم ارواح میں حق تعالیٰ جل شانہ نے سوال فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا نہیں ہوں میں تمہارا رب) اسوقت چونکہ روحوں کو مشاہدہ حاصل تھا۔ ہر طرف سے صدا گونجی "قَالُوْا بَلٰی" (بے شک تو ہے) لیکن اس امکان کو رفع کرنے کی خاطر کہ عالم اجسام میں حجاب کے حائل ہونے کی وجہ سے اس عہد کو فراموش نہ کرو بس اللہ تعالیٰ نے جنت سے آدم علیہ السلام حوا علیہا السلام اور ابلیس علیہ اللعنہ کو زمین پر اتارتے وقت یہ ارشاد فرمایا۔

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ۔۳۸)

"کہا ہم نے اتر و یہاں سے سب کے سب پھر اگر آوے میری طرف سے ہدایت سو جو کوئی پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس ارشاد کے مطابق انبیاء مبعوث ہوتے رہے جن کے ذریعہ ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا۔

پیغام رسالت:

ربانی احکام کا پودا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے لگایا جو اوّل الانبیاء بھی تھے اور اس کی آبیاری سب انبیاء کرتے رہے تا آنکہ وہ خاتم الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں کامل برگ و بار بنا۔ شجرِ دین کی آبیاری کی دعوت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس پیغام سے دی۔

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الاعراف ۳۵)

"اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں وہ تم ہی میں سے ہونگے اور میرے احکام تم کو پہنچائیں سو جو ان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پرہیز گار بنیں اور اپنی

اصلاح کریں تو وہ لوگ آخرت کے اندیشہ سے بے خوف رہیں انکو وہاں کوئی غم نہ ہوگا۔

لہٰذا اس درخت کی آبیاری حکم خداوندی یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ جو تم کو میرے احکام پہنچاتے رہینگے کے تحت بلا کم وکاسب کی۔ تمام احکام جو حالات اور ضروریات کے مطابق ملتے رہے۔ پہنچاتے رہے۔ نبوت کا سلسلہ نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ذریت میں جاری رہا جیسا کہ فرمان ہے:۔

﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْکِتٰبَ ﴾ (الحدید۔۲۶)

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا۔

پھر اس آیت کریمہ سے:

﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ﴾ (البقرہ۔۸۷)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی پھر انکے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے۔

جس میں ''بالرسل'' جو جمع کا لفظ ہے یہ اطلاع ملتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد رسولوں کا سلسلہ جاری ہے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا دور آتا ہے تو وہ اپنے بعد ایک رسول کی بشارت سُناتے ہیں اور ان آنے والے رسول کے نام سے بھی مطلع کرتے ہیں۔ اس بشارت میں کھلا اعلان ہے کہ اب رسول سارے آچکے ہیں اور صرف یہ ایک باقی رہ گئے ہیں۔ آنحضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم نبوت اور انقطاع وحی رسالت پر یہ بھی ایک روشن دلیل ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء کی معرفت رسولوں کے آنے کا اعلان ہوتا تھا۔ اسرائیلی سلسلہ کے آخری رسول نے اسماعیلی سلسلہ کے رسول کی بشارت سُنائی:۔

﴿ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ﴾ (صف۔۶)

"وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے اعلان کیا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں اور میں مصدق ہوں توریت کا جو مجھ سے قبل نازل ہوئی ہے اور اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔"

یعنی نبوت اب بنی اسرائیل سے ختم ہوکر بنی اسمٰعیل میں منتقل ہوگئی اور دنیا نے دیکھ بھی لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں جہاں موقعہ بموقعہ نبی آتے رہتے تھے آنے بند ہوگئے۔

ظہور قدسی:

انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی آمد و رفت کا سلسلہ دراز حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی رفع آسمانی تک جاری رہا۔ پھر ایک عظیم الشان تاریخ ساز ہستی کے ظہور کے لئے چھ سو سال تک معطل رہا کہ اب تک انبیاء آتے رہے اب امام الانبیاء کی باری ہے ؎

رنگ بدلا نظر آتا ہے ہوا کا مجھ کو
گلِ تازہ کوئی اس باغ میں خنداں ہوگا

چھ سو سال کی طویل مدت میں اس ربع مسکون میں بڑے بڑے مد و جزر آئے عظیم انقلاب رونما ہوئے بہت سی ارتقائی منزلیں طے ہوئیں۔ دنیا باوجود اپنی وسعت کے سمٹ کر قریب سے قریب تر ہوگئی۔ بحری و بری راہیں کھلتی رہیں۔ مسافت کی طوالت میں کمی ہوتی رہی۔ ایک ملک سے دوسرے ملک ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک کا سفر آسان ہوتا گیا۔ ایک قوم دوسری قوم کے گرد و پیش سے آگاہ اور ایک دوسرے کے اثرات قبول کرنے لگی۔ غرض ایسی صورتیں پیدا ہوگئیں اور ایسا وقت آ گیا کہ اب اللہ کا ایسا رسول آئے جس کا دائرہ رسالت ایک قوم یا ایک ملک تک محدود نہ رہے بلکہ سارے کرۂ ارض کے لئے

ہو۔ جس کی مساعی سے رنگ ونسل قوم ووطن کے امتیازات مٹ سکیں اور اس کا لایا ہوا آئین ایسا مکمل جامع ہو جو نہ صرف سابقہ آئینوں کا نچوڑ ہو بلکہ رہتی دنیا تک کی انسانی ضروریات کا مکفل اور حرفِ آخر ہو جو زمان ومکان کی قید سے آزاد ہو۔ آنے والا اسم با مسمّٰی محمد واحمد یعنی ستودہ صفات اور جملہ کمالات سے متصف ہو۔ حامد بھی ہو محمود بھی ہو۔ اور نبوت کی دولت بھی اس پر ختم ہوتا کہ وحدت ملت اور مرکزیت قائم ودائم رہے۔ وہ نبوت اور رسالت کے تمام مخصوص علوم وکمالات کے علاوہ ہر سابقہ نبی کی خصوصی شان اور طغرائے امتیاز کا بھی وارث ہو۔ دُعائے خلیل، نوید عیسیٰ جس کی دنیا منتظر تھی بالآخر آیا۔ اس شان کا آیا اس آن بان کے ساتھ آیا جیسا کہ آنا چاہیے تھا ۔

سو رہی تھی زندگانی خواب کی آغوش میں
آرزو میں دم بخود تھیں حسرتِ خاموش میں

سازِ فطرت تھا ابھی مضراب سے ناآشنا
نغمہ تھا اک لذتِ بےتاب سے ناآشنا

مخزنِ اسرارِ ہستی کا میں پیدا ہوا
پیشوائے اولین واخرین پیدا ہوا

صفاتِ الٰہیہ کے مظہر جامع، سرچشمہ خلافت ونبوت مصدر جود وعطا صاحب خلق عظیم، تفسیر کتاب لم یزل پیغامبر حیات، شہنشاہ کونین، عالم قدس سے عالم امکاں میں تشریف فرمائے عزت وجلال ہوئے۔

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ

تو یہ کا قافلہ اُٹھا چمنستان سعادت میں بہار آ گئی آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا ۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (آل عمران ۱۶۴)

''درحقیقت ایمان لانے والوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اُن کے درمیان خود اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُنہیں اللہ کی آیات سناتے ہیں اور اُن کا تزکیہ کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں ورنہ اُن سے پہلے تو وہ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

فی الحقیقت محسن انسانیت کو بھیج کر ایک احسان عظیم فرمایا۔ اُس ذی شان رسول کو بھیجا جن کی توصیف سابقہ صحیفوں میں ہوتی رہی یعنی:۔

﴿ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ ﴾ (اعراف ۱۵۷)

''پاتے ہیں ان کی تعریف لکھی ہوئی توریت میں اور انجیل میں۔''

اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم (واسمٰعیل) کی دُعا ہوں۔

﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ ﴾ (البقرہ۔۱۲۹)

''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں پیغمبر انہی کی جنس میں سے اور عیسیٰ کی بشارت ہوں۔''

﴿ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ ﴾ (الصف۔۶)

''میں بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جن کا نام احمد ہوگا۔''

(احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے)

اور یہ پیغام ربانی سنایا:۔

﴿قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ (الاعراف ۱۵۸)

''آپ اعلان کر دیجئے کہ اے دنیا جہاں کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

اس کے بعد یہ فرمان خداوندی سُنایا گیا کہ جب یہ رسول تمام جہان کے لئے تشریف لے آئے تو اب ان رسول کی ذات پر سلسلہ نبوت بھی ختم کیا جاتا ہے:۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ (الاحزاب ۴۰)

''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

اور یہ اعلان کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں کون کر رہا ہے۔

﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ (احزاب ۴۰)

''اور ہے اللہ جاننے والا ہر بات کا۔''

وہ ذات جو ہر شے پر قادر ہے۔ جسے ہر بات کا علم ہے جو مستقبل اور غیب کا جاننے والا ہے۔ نظر حقیقت سے دیکھا جائے تو بعثت عام اور ختم نبوت دونوں لازم وملزوم امر ہیں۔ اگر رسالت عام نہ ہوتی اور نبوت ختم ہو جاتی تو آنے والی امت بلا رسول رہ جاتی اس لئے جب نبوت کا ختم ہونا مقدر ہوا تو ساتھ ہی رسالت کا دامن بھی قیامت تک پھیلایا گیا لہٰذا نئے رسول کی احتیاج نہ رہی۔ افضل الرسل خاتم الانبیاء کی دعوت بھی کس شان سے دی گئی:۔

﴿وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الزمر۔۵۵)

''اور اتباع کرو سب سے بہتر کا جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجے ہیں۔''

یعنی اب تک جتنے رسول اور کتابیں آئیں سب اچھی تھیں لیکن اب یہ رسول اور کتاب سب سے اچھے ہیں لہٰذا افضل کے ہوتے ہوئے فضول کا اتباع بے معنی ہو گیا۔ اور یہ ذی شان اعلان بھی سنایا:۔

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (المائدہ۔۱۵۔۱۶)

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی رسول اللہ اور ایک واضح کتاب آ گئی اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ رضائے حق کے طالبوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا یوں تو ایک سے ایک بڑھ کر احسان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں۔ رسول اور کتاب دونوں لازم وملزوم ہیں کلام اللہ سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے نور یعنی کہ رسول کی روشنی ناگزیر ہے۔ اس نور کی ضرورت اس مثال سے سمجھے کہ اگر خارجی روشنی یعنی سورج، چاند، چراغ کی روشنی نہ ہوتی تاریکی میں آنکھوں کی بینائی کام نہیں آتی اس طرح سے کتاب اللہ سے ہدایت کے لئے نور یعنی رسول اللہ کی روشنی کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کے ساتھ رسول اللہ کے اسوہ حسنہ کو مثالی قرار دیا ہے۔ اس دین کو قیامت تک باقی رہنا ہے۔ لہٰذا ایک قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا تو دوسری طرف سنتِ رسول کی حفاظت کی توفیق محدثین رحمہم اللہ اجمعین کو بخشی قرآن کریم میں ہے کہ سابقہ کتب کی حفاظت ان کے علماء کے سپرد کی گئی ہے لیکن حق ادا نہ کیا۔ اس لئے قرآن کی نسبت فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر۔۹)

''تحقیق یہ ذکر (قرآن) ہم نے اُتارا ہے اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔''

یعنی زمانہ مستقبل میں خود اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا۔ حفاظت کے لئے پہلی صورت تو یہ اختیار کی کہ

﴿ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ ﴾ (الاعلیٰ۔٦)

''ہم آپ کو یاد کرادینگے اور آپ نہیں بھولیں گے۔''

آپ بھولیں گے نہیں اور قرآن کے جمع کرنے اور بیان کرنے کا بھی ذمہ لیتے ہیں۔ اور یہ بھی اطمینان دلا دیا کہ ایک جماعت ایسی بھی باقی رہے گی جس کے سینے میں قرآن محفوظ رہے گا۔

﴿ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ﴾ (عنکبوت۴۹)

''بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن بیچ سینوں ان لوگوں کے کردیئے گئے علم۔''

اور آخری وعدہ یہ وعدہ فرمایا:۔

﴿ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ﴾ (الغافر۴۲)

''اور یہ قرآن بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں باطل بات نہ اس کے آگے سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے سے داخل ہوسکتی ہے۔''

یعنی قرآن لوگوں کی تحریف سے محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید میں رسول ہاشمی کے اتباع اور قرآن پر عمل کی ہر مقام پر تاکید ملتی ہے۔ اشارتاً یا کنایتاً بھی کسی آئندہ نبی یا کتاب کا کوئی ذکر نہیں ہے ماضی میں انبیاء کے بھیجنے کا تو ذکر ہے لیکن یہ کہیں نہیں ہے کہ آئندہ بھی نبی آیا کریں گے۔ مثلاً

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾ (آل عمران۱۴۴)

''محمد اللہ کے رسول ہی تو ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور بھی رسول گزرے ہیں۔''

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ رسول آتے رہیں گے۔ دوسری جگہ دیکھئے۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾ (النساء)

''اور ہم نے ہر ایک رسول کو اس لئے بھیجا تھا کہ اس کی اطاعت ہمارے حکم کے مطابق کی جائے۔''

یہاں بھی یہی کہ رسول بھیجے ہیں، مگر اتنا اشارہ بھی نہیں ہے کہ رسول بھیجا کرتے ہیں قرآن مجید میں سب سے اہم مقام جہاں کسی نئے نبی کے آنے کا ذکر مل سکتا ہے یہ ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء۔۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور کہا مانو اپنے مسلمان حاکموں کا۔

یہاں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی آئندہ ہونے والے نبی کی اطاعت کا ذکر نہیں ہے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مسلم حاکموں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلم راعی یا رعایہ کے مابین اگر تنازعہ پیدا ہو تو یہ ہدایت ہوتی ہے۔

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (النساء۔۵۹)

''پھر اگر کسی امر میں تم باہم (امراء اور رعیت) اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو (یعنی کتاب وسنت کی روشنی میں طے کرو) اگر حقیقی ایمان تمہارا اللہ اور آخری دن پر ہے۔

کہ کتاب وسنت اس قدر جامع ہیں جو جادہ حق سے بھٹکنے نہیں دینگے اور اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو یہ خطاب ہوتا کہ جو نبی تمہارے زمانہ میں موجود ہو اسکی طرف رجوع کرنا۔ اور کیسی پیارے انداز سے نصیحت فرمائی ہے۔

﴿ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴾ (النساء۔۵۹)

''یہ رجوع (کتاب وسنت کی طرف کرنا خیر کی بات بھی ہے اور اس کا انجام خوشتر ہے۔''

اسلام مکمل آئین حیات ہے:

اللہ اللہ کس قدر واضح ہدایت ہے قرآن واحادیث امت کے لئے وہ مکمل آئین حیات ہے جس سے اخذ کردہ فیصلہ کا انجام خیر ہی خیر ہے اور باہمی نزاع کا بہترین حل ہے سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اس کی کیا ضمانت ہے کہ قرآن اور احادیث دینی اور دینوی حیات کے لئے جامع ضابطہ حیات ہے تو اس خالق نے جو مخلوق سے زیادہ ان کی اچھائی اور برائی سے واقف ہے خود یہ کھلی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ اور اے اُمت محمدیہ میں نے

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ﴾ (المائدہ۔۳)

"آج کے دن تمہارے لئے میں نے دین کو کامل کردیا۔"

یعنی دین حدِ کمال کو پہنچ گیا جہاں گمان نقص نہ رہا۔ اور

﴿ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ﴾

اور اے امت محمد میں نے تم پر اپنا انعام تمام کردیا۔

اللہ اکبر! جس نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ فرمائے کہ تمام کردی گئی پھر اس زائد کی کیا توقع اور تمنا ہی غلط ساتھ ساتھ یہ بشارت بھی سُنادی:۔

﴿ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط ﴾

"اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے ضابطہ حیات پسند کرلیا۔"

تاکہ اُمت محمدیہ بے فکر رہے کہ نہ اس کا ناسخ کوئی نیا دین آئے گا اور جب ہم ضمانت دے رہے ہیں کہ دین کی تکمیل ہوگئی تو یہ اندیشہ بھی نہ رکھیں کہ آئندہ اس دین میں کوئی کمی بیشی ہوگی اور تم کو ہم یہاں تک مطمئن کرتے ہیں کہ:۔

﴿ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ (آل عمران۔۸۵)

"اور کوئی شخص اسلام کے سوا جس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی بھی ناممکن ہے کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ سن لے کہ بارگاہ رب العزت میں ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔

کس قدر کھلا اعلان عالیہ ہے کہ اس کی اتباع عین رضائے الٰہی ہے جس

میں ناراضگی کا قطعاً خطرہ نہیں اور جب اللہ نے تمہارے دین کا نام اسلام تجویز کر دیا تو یہ وہی تمہارا نام مسلمان رکھتا ہے۔

﴿ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ (حج ٦٨)

''اس نے تمہارا نام مسلمان تجویز کر دیا ہے۔

پس معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کے بعد کوئی دین اور اس اُمت کے بعد کوئی اور امت اور اس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجنا اگر ایسا ہوتا تو یہ تمام احکامات نہ فرمائے جاتے۔ آخر میں خاتم کے معنیٰ پر ایک بار پھر غور کریں۔

جو خوش نصیب اُمتی اپنے دلوں میں حب مصطفیٰ کے ساتھ مقام مصطفیٰ کا شعور بھی رکھتے ہیں' وہ بلاشبہ کامل ایمان کے مالک ہیں۔ مقام مصطفیٰ بہ ظاہر تو دو لفظوں سے ترکیب یافتہ ایک جملہ ہے' مگر اس کا معنوی پھیلاؤ اپنے اندر ایک کائناتِ حقائق لیے ہوئے ہے جس کا احاطہ تقریر و تحریر سے نہیں کیا جا سکتا۔ مقام مصطفیٰ کی بے شمار خصوصیات ہیں مہتم بالشان خصوصیت آپ کی شانِ ختم نبوت ہے جس کا آسان ترین الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ماں کے پیٹ سے کوئی انسان پیدا ہو کر دعویٰ نبوت کرنے کا حق نہیں رکھتا چنانچہ قرآن مجید میں آپ کے دیگر خصائص کے تذکرے میں اس مقام و مرتبہ کو ''وخاتم النبیین'' کے الفاظ سے ذکر فرمایا گیا۔ لفظ ختم پر علمائے لغت نے تفصیلی بحث کی ہے۔

لفظ ختم:

یہ مصدر کا صیغہ ہے باب ضَرَبَ یضرِبُ کے دوران وزن پر آتا ہے خَتَمَ' یَخْتِمُ خَتَمَ لغت کے امام علامہ امام راغب اصفہانی اپنی مشہور کتاب مہتم بالشان میں فرماتے ہیں کہ فہم بالشان خصوصیت آپ کی شانِ ختم نبوت ہے جس کا آسان ترین الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ماں کے پیٹ سے کوئی انسان پیدا ہو کر دعویٰ نبوت کرنے کا حق نہیں رکھتا'' المفردات فی غراب القرآن۔'' ص ۱۴۲

مطبوعہ بیروت میں اس لفظ کی تفصیلی بحث فرماتے ہیں۔ ختم المختم الطبع یقال علی وجھین مصدر ختمت وطبعت وھو تاثیر الشئی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش ختم اور طبع یہ مصدر ہیں دو وجہوں سے استعمال ہوتے ہیں یا تو کسی شے کی تاثیر کا معنی دے کر جیسے ختمت میں نے اُسے ختم یا بند کیا اُس شے پر جو اس فعل کی تاثیر واقع ہوئی یا پھر نقش کرنے کا جو اثر حاصل ہوا ہے وہ یعنی مصدر بھی اور حاصل مصدر بھی اس بحث کو سمیٹتے ہوئے امام راغب آخر میں فرماتے ہیں۔

﴿ (وخاتم النبیین) لا نه ختم النبوة ای تممها بمجیئه ﴾

اور خاتم النبین آتا ہے کیونکہ آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے یعنی اپنی تشریف آوری سے آپ نے اس سلسلہ نبوت کو مکمل کر دیا اس لغت کے جلیل القدر امام کی تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ خاتم النبین کا یہی معنی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم و مکمل ہوگئی اب اور کسی شخصیت کو نبی بن کر نبوت کا اعلان کرنے کے لئے ہرگز نہیں آنا۔ اور جو کوئی آئے وہ لعین اور کذاب اور مرتد ہے۔

............☆☆☆............

تحریک قادیانیت کا
تنقیدی جائزہ

ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی امّت

ایک غلط فہمی:

قادیانیت کے بارے میں ایک غلط فہمی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے صدہا دینی و علمی اختلافات اور مکاتب فکر میں سے ایک دینی و علمی اختلاف رائے اور ایک خاص مکتب فکر ہے اور اس کے پیرو امتِ اسلامیہ کے مذہبی فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک مذہبی فرقہ اور جماعت ہیں اور یہ اسلام کی کلامی و فقہی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔

لیکن قادیانیت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی اور خوش گمانی دور ہو جاتی ہے اور ایک منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہیں جو دین اسلام اور اُمت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلتے ہیں اور اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے اس بیان میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہیں۔ اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے[1]"۔ اور یہ کہ

"حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے

---

[1] خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء [2] ایضاً مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء

اور ہمارا اور ہے"۔

قادیانی تحریک کا متوازی مذہبی نظام:

قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے ڈھانچہ کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کو بطور خود خانہ پُری کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے پیروؤں کو جدید نبوت جدید مرکز محبت و عقیدت، نئی دعوت، نئے روحانی مرکز اور مقدسات، نئے مذہبی شعائر، نئے مقتدا، نئے اکابر، نئی تاریخی شخصیتیں، عطا کرتی ہے۔ غرض یہ کہ وہ قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کو ایک فرقہ اور فقہی یا کلامی دبستان یا مکتب خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی کی شکل عطا کرتی ہے۔ اس کے اندر اس بات کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ نئی مذہبی بنیادوں پر ایک نئے معاشرے کی تعمیر کرے اور مذہبی زندگی کو ایک نئی شکل اور مستقل وجود بخشے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک و دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں۔ ان کے فکر و اعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے اور ان کی زندگی میں قدیم دینی مرکزوں اور اداروں (اپنے وسیع معنی میں) اور شخصیتوں کی جگہ پر جدید دینی مرکز اور ادارے اور شخصیتیں آجاتی ہیں اور وہ ایک نئی امت بن جاتے ہیں جو اپنے جذبات، طریق فکر، عقیدت و محبت میں ایک مستقل شخصیت اور وجود کے مالک ہوتے ہیں۔ انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع سے کام کر رہا ہے اور اب وہ بلوغ کی پختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر و مقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر اور مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز مقام حاصل ہے۔ وہ ظاہر ہے، لیکن قادیانی اصحاب مرزا صاحب کے رفقا، اور ہم نشینوں کو صحابہ کرام رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں

ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں:

> ''ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور رفقاء مرزا غلام احمد صاحب) میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں، صرف زمانہ کا فرق ہے۔ وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے[1]''۔

اسی طرح وہ مرزا غلام احمد صاحب کے مدفن کو مرقد رسولؐ اور گنبد خضرا کا مماثل شبیہ بتاتے ہیں۔ ''الفضل'' میں ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبہ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بدذوقی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا صاحب کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے۔ کہا گیا ہے:

> ''کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو۔ اِس میں وہ روزہ مطہرہ ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا: **یُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ**۔ اس اعتبار سے گنبد خضرا کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضا پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا اس برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد منور سے مخصوص ہیں، کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں تمتع سے محروم رہے[2]''

قادیانی اصحاب اس دینی و روحانی تعلق کی بنا پر جو نئی نبوت اور نئے اسلام کا مرکز ہونے کی بنا پر قادیان کے ساتھ قائم ہوتا ہے، یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قادیان اسلام کے مقامات میں سے ایک اہم ترین اور عظیم ترین مقام ہے اور وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ قادیان کا نام لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

> ''ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے،

---

1. الفضل ۲۸ مئی [illegible]ء
2. الفضل جلد نمبر ۱۰، ص ۲۸

اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور تینوں مقامات کو اپنی تجلی کے اظہار کے لیے چنا[1]۔''

خود مرزا غلام احمد صاحب نے قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

زمین قادیان اب محترم ہے   ہجوم خلق سے ارض حرم ہے[2]

ان کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ منارۃ المسیح کے اشتہار (۲۸ مئی ۱۹۰۰ء) میں آپ نے لکھا ہے:

''جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آں جناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کی رو جو اسلام کے انتہائے زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے: مبارک و مبارک وقل امر مبارک یجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان'' کا ذکر ہے[1]۔''

یہ سب بیانات اور قادیان کے بارے میں اعتقادات کا منطقی اور طبعی نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا کہ اس کے لیے شدر حال کر کے سفر کرنے اور وہاں سال بسال حاضر ہونے کو حج ہی کا سا ایک مقدس عمل بلکہ ایک طرح کا حج سمجھا جانے لگا۔ چنانچہ قادیانیت کے رہنماؤں اور ذمہ داروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دے دیا ہے اور اس کو ان لوگوں کے لیے جو خانہ کعبہ کے حج کو نہ جا سکیں ''حج اسلام کا ''حج بدل'' قرار دیا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

---

[1] تذکرہ یعنی مجموعہ وحی مقدس ص ۳۴۵، ۳۴۶

''چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں، حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں[1]۔''

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے لگی اور اس ذہنیت کا لازمی اور قدرتی نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک زندہ اور جدید مذہب اور اس کا مرکز ایک زندہ اور جدید مذہب کا روحانی مرکز ثقل ہے، جس سے نئی زندگی اور نئی مذہبی توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس بنا پر ایک قادیانی بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے، اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل کے حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے[2]۔''

انفرادیت کا رجحان اور ایک مستقل دین اور نئی تاریخ کے آغاز کا احساس اتنا بڑ گیا کہ قادیانی حضرت نے اپنی نئی تقویم کی بنیاد ڈال دی اور سال کے مہینوں...... کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے۔ قادیانیت کے سرکاری ترجمان ''الفضل'' میں مہینوں کے جو نام چھپتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

''صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، نبوت، فتح''

خالص ہندوستانی مذہب ہونے کی حیثیت سے قادیانیت کا خیر مقدم:[3]

ان مذہبی تصورات اور انفرادیت کے رجحان کا نتیجہ یہ ہے کہ مذہب و تحریک قادیانیت کا دینی، روحانی و سیاسی مرکز بجائے جزیرۃ العرب اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے (جو اسلام کا گہوارہ اور اس کی زندگی کا سرچشمہ اور ابدی مرکز ہیں) قادیان بننے لگا جو اس

---

[1] الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء [2] پیغام صلح ... ۲۲

[3] [illegible]

نئے مذہب وتحریک کے ظہور اور نشوونما کا مرکز ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ قادیانیت اور اس پیرووں کی وابستگی عرب و حجاز سے روز بروز کم ہوتی چلی جائے گی اور اس کی دلچسپیاں اور توجہات ہندوستان میں محدود ہونے لگیں گی جس کی سرزمین سے یہ دعوت و تحریک اٹھی اور جس کی خاک سے اس کا بانی وداعی پیدا ہوا اور بالآخر اس میں نشوونما پا کر اور اپنی زندگی کی منزلیں طے کر کے دفن ہوا۔ یہ اس آغاز اور طریق فکر کا قدرتی نتیجہ ہے جو اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوگا اور جس طرح درخت کے پھل پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ اس تحریک و دعوت کے مزاج اور اس کے طریق کار کے اس منطقی نتیجے پر بھی تعجب کا کوئی موقع نہیں۔

قادیانیت کے اس مزاج اور اس کے اس رخ کا ہندوستان کے ان قوم پرستوں نے پرجوش خیر مقدم کیا جن کو ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ پرانی شکایت ہے کہ ان کی اصلی وابستگی سرزمین حجاز سے ہے اور وہ ہمیشہ عرب کی طرف دیکھتے ہیں۔ اس عنصر کے نزدیک ہندوستانی قومیت متحدہ کے لیے یہ بات تشویش اور انتشار کا باعث ہے کہ ملک کی آبادی کا ایک اہم اور کثیر التعداد عنصر ایک بیرونی ملک سے روحانی و قلبی تعلق رکھے اور اس کا دینی مرکز، اس کی روحانی شخصیتیں، اس کے مقامات مقدسہ اور اس کا عزیز ترین تاریخی سرمایہ ہندوستان کی بجائے کسی اور ملک یا حصہ زمین میں ہو۔ ہندوستان کے اس قوم پرست عنصر نے قادیانیت کا اس حیثیت سے پرجوش استقبال کیا ہے کہ وہ ایک خالص ہندوستانی تحریک ہے اور اس کا مرکز ہندوستان کے باہر ہونے کی بجائے ہندوستان کے اندر ہے۔ ان کے نزدیک ہندوستان کی مشترک قومیت کا نقطہ نظر سے یہ ایک بڑا مسرت بخش اور ایک اطمینان آفرین رجحان اور امید کی ایک کرن ہے۔ ایک ہندو اخبار کے ایک ہندو مضمون نگار [illegible] نے بڑی خوبی کے ساتھ اس عنصر کی ترجمانی کی اور اس تبدیلی کو بیان کیا ہے [illegible] ایک مسلمان کے ذہن اور رخ میں پیدا کر دیتی ہے۔ انہوں نے اس نقطے کو سمجھ

میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا ہے کہ قادیانیت ایک اسلامی فرقہ نہیں بلکہ ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی قوم ہے جو خالص ہندوستانی بنیادوں پر ایک نئے مذہب اور نئے اور ایک نئے معاشرے کی تعمیر کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے کبھی ان کے ساتھ سودے، معاہدے، اور پیکٹ کیے جاتے ہیں۔ کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کیے بیٹھے ہیں۔ اور دن رات عرب کے گیت گاتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔

اس تاریکی میں، اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محبّ ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ آؤ ہم احمدیہ تحریک کا قومی نگار سے مطالعہ کریں۔ پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی ..... کے آنے کا ذکر کیا ہے وہ میں ہی ہوں، آؤ میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اگر نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے۔ میں مرزا صاحب نے

اس اعلان کی صداقت یا بطالت پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے مسلمانوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے

ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ

(۱) خدا سمے سمے پر لوگوں کی رہبری کے لیے ایک انسان پیدا کرتا ہے جو اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

(۲) خدا نے عرب کے لوگوں میں ان کی اخلاقی گراوٹ کے زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا

(۳) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس لیے مرزا صاحب کو بھیجا کہ وہ مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت اور رام کرشن، وید، گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان (ترکی) میں تھی اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لیے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔

کوئی بھی احمدی چاہے، عرب، ترکستان، ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں بیٹھا ہو، وہ روحانی شکتی کے لیے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لیے پنیہ بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اسی میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے۔ ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لیے پریم ہوگا

کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے۔ مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے۔ اب جتنے خلیفہ اس فرقے کی رہبری کر رہے ہیں، وہ سب ہندوستانی ہیں۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"یہی ایک وجہ ہے مسلمان احمدیہ تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدیہ ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ خلافت ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے بجائے قادیان میں قائم کرنا چاہتے تھے یہ بات عام مسلمان کے لیے جو ہر وقت پان اسلام مزم وا پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں کتنی ہی مایوس کن ہو، مگر اس قوم پرست کے لیے باعث مسرت ہے[1]۔"

---

[1] مضمون ڈاکٹر شنکر داس مہرہ "بی، ایس، سی۔ ایم، بی، بی، ایس۔ مندرجہ اخبار "بندے ماترم" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء منقول از "قادیانی مذہب" از پروفیسر الیاس برنی۔

نبوت محمدی کے خلاف
بغاوت

ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کا امتیاز ہے

یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام ہے۔ ایک انعام خداوندی اور موہبت الٰہی تھا جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا۔ اس لیے یہودی عالم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس پر بڑے رشک اور حسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ قرآن کی ایک آیت ہے جس کو آپ پڑھتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ہم یہودیوں کی کتاب میں نازل ہوتی تو ہم سے متعلق ہوتی تو ہم اس دین کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اپنا قومی تہوار اور یوم جشن بنا لیتے۔ اس کی مراد سورۂ مائدہ کی اسی آیت:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط۔ سے تھی جس میں ختم نبوت اور تکمیل نعمت کا اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نعمت کی جلالت وعظمت اور اس اعلان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا صرف اتنا فرمایا کہ ہمیں کسی نئے یوم مسرت کی ضرورت نہیں۔ یہ آیت خود ایسے موقع پر نازل ہوئی ہے جو اسلام میں ایک عظیم الشان اجتماع اور عبادت کا دن ہے۔ اس موقع پر ...... دو عیدیں جمع تھیں، یوم عرفہ (ذی الحجہ) اور روز جمعہ۔

ذہنی انتشار سے حفاظت [1]

اس عقیدے نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام

[1] قادیانیت۔ ص ۱۴۹ تا ۱۵۲۔ ابوالحسن ندوی

کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدے کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچہ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔" ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبردار اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی۔ جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ امت واحدہ ایسی مختلف اور متعدد امتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ علمی وتہذیبی سر چشمہ الگ ہوتا۔ ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی۔ ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتدا ہوتے۔ ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

ختم نبوت کا زندگی اور تمدن پر احسان:

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف واعتبار ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں۔ اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے اور اب دنیا کو اس سے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں، اب دنیا کو نئی وحی کے لیے آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا کی پیدا کی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے اور خدا کے نازل کیے ہوئے دین واخلاق کے بنیادی اصولوں پر زندگی کی تنظیم کے لیے زمین کی طرف اور اپنی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت انسان کو پیچھے کی طرف لے جانے کی بجائے آگے کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ انسان کے سامنے اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ وہ انسان کو اپنی جدو جہد کا حقیقی میدان اور رخ بتلاتا ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان ہمیشہ تذبذب و بے اعتمادی کے عالم میں رہے گا۔ وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کی بجائے آسمان کی طرف

دیکھے گا۔ وہ ہمیشہ اپنے مستقبل سے غیر مطمئن اور متشکک رہے گا۔ اس کو ہر مرتبہ ہر نیا شخص یہ بتلائے گا کہ گلشن انسانیت اور روزہ آدم ابھی نامکمل تھا، اب وہ برگ و بار سے مکمل ہوا ہے[1]۔ اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ جب اس وقت تک یہ نامکمل رہا تو آئندہ کی کیا ضمانت ہے اور اس طرح وہ بجائے اس کی آبیاری اور اس کے پھلوں اور پھولوں سے متمتع ہونے کے نئے باغبان کا منتظر رہے گا جو اس کو برگ و بار سے مکمل کرے گا۔

قادیانیت کی جسارت وجدت:

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں، ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔ وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے۔ اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو عبور کر لیا۔ جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز و منفصل کرتا ہے اور جو کسی مملکت کے حدود کو حاضر کرنے کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنے ایک انگریزی مضمون میں جو ہندوستان کے مشہور اخبار اسٹیٹس مین (States Man) میں شائع ہوا تھا بڑی خوبی سے قادیانیت کی اس جسارت سے اور جدت کو واضح کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں"۔

> "اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں، یعنی وحدت، الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان، اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لیے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو سماج خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور

---

[1] ملاحظہ ہو مرزا صاحب کا شعر:

روزہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک ۔۔۔ میرے آنے سے ہوا کامل باجملہ برگ و بار

رسول کریم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے، جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں، وہ مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں۔ یا تو وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں[1]۔

ایک دوسرے مضمون میں لکھتے ہیں:

"مسلمان ان تحریکوں کے مقابلے میں زیادہ حساس ہے جو اسلام کی وحدت کے لیے خطرناک ہیں چنانچہ ہر ایسی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہے لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم میں خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے استوار ہوتی ہے"۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا جو اس کی موجودہ وحدت کے لیے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لیے مزید افتراق کا باعث ہے[2]"۔

دعویداران نبوت:

مرزا غلام احمد صاحب کی جدوجہد اور تحریک کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ

---

1. حرف اقبال ص ۱۳۶، ۱۳۷ 2. قادیانی اور جمہور مسلمان" حرف اقبال ص ۱۲۲، ۱۲۳

نبوت کی حرمت اور عظمت اور اس منصب کی آبرو اور شرف اٹھ جائے۔ انہوں نے نبوت کے اجراء و تسلسل پر جو زورِ قلم صرف کیا اور اس کی جس طرح تبلیغ و اشاعت کی، انہوں نے الہام کو جو اہمیت دی اور اس پر جس طرح نبوت کی بنیاد رکھی، اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے کہ نبوت بازیچۂ اطفال بن جائے۔ وہ اگرچہ نبوت کے اجراء و تسلسل کی تقریر محض اپنی نبوت کے امکان و ثبوت کے لیے کرتے ہیں اور ختم نبوت کا اظہار محض اپنی حد تک ہے ورنہ آنے والوں کے لیے وہ اپنے ہی کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں[2]۔ علامہ اقبال کے بلیغ الفاظ میں:

''خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے لیے متکلمین کے لیے صرف زیبا ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی نہ پیدا ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی۔ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی، خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے مترادف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں، میں آخر نبی ہوں اس امر کو سمجھنے کی بجائے ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسانی کی تاریخ میں بالعموم اور ایشیاء کی تاریخ میں بالخصوص کیا تہذیبی قدر رکھتا ہے۔ بانی احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پیرو نبوت کا کوئی درجہ حاصل نہیں کر سکتا، خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے۔ جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعویٰ نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش

---

[1] قادیانی اور جمہور مسلمان ''حرف اقبال ص ۱۲۲، ۱۲۳

[2] خطبہ الہامیہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: فکان خالیا موضع لبنة اعنی المنعم علیه من هذه العمارة فاراد الله عن ان یتم البناء ویکمل البنا باللبنة الاخیرة ایها الناظرون۔ (ص ۱۱۲) خود ہی اس کا ترجمہ فرماتے ہیں ''اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کر کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔

تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے، اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے[1]۔"

لیکن لوگوں کا ذہن اس نکتہ کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آفرینی کی قوت ایک فرد واحد کے لیے مخصوص اور اس کی ذات تک محدود ہو اور نہ اس سے پہلے اس قوت نے اپنا فعل کیا ہو اور نہ اس شخص کے بعد (جو بعثت محمدی کے تیرہ سو سال بعد آتا ہے اور اس کے بعد معلوم نہیں دنیا کو کتنے ہزار سال تک رہنا ہے) یہ فعل کر سکے، چنانچہ دوسروں کا ذکر خود مرزا البشیر الدین محمود صاحب نے لکھا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کافروں کی نسبت کہتا ہے ما قدر اللہ حق قدرہ یعنی انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدر کو نہیں سمجھا اور سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ اس لیے کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زہد و اتقاء میں بڑھ جائے، پرہیزگاری اور تقویٰ میں کئی نبیوں سے آگے گزر جائے، معرفت الٰہی کو کتنا ہی حاصل کرے لیکن خدا اس کو کبھی نبی نہیں بنائے گا ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر ہی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک ہی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعد لوگوں کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی عام جرأت ہو گئی۔ ہم کو کم سے کم ہندوستان کی تاریخ میں جو خاصی حد تک تفصیل کے ساتھ محفوظ ہے۔ اکبر کے سوا کسی شخصیت کا علم نہیں جس نے ختم نبوت کا انکار اور دین جدید کے ظہور کی جسارت کی ہو۔ اکبر نے بھی اس منظم اور واضح طریقہ پر جدید نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ لیکن مرزا صاحب کے بعد یہ دروازہ عمومی طور پر کھل گیا۔ پروفیسر الیاس برنی صاحب نے ۱۳۵۵ء تک سات مدعیان نبوت کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر زیادہ اہتمام سے ان مدعیان نبوت کی "مردم شماری" ہو تو صرف پنجاب میں اس سے بھی بہت زیادہ تعداد ثابت ہو گی۔ ان مدعیان نبوت کی کثرت اور خام خیالی پر خود مرزا البشیر الدین محمود صاحب نے احتجاج فرمایا":

انہوں نے ایک تقریر میں فرمایا:

"دیکھو ہماری جماعت میں ہی کتنے مدعی نبوت کھڑے ہو گئے ہیں ان میں

سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے۔ واقعہ میں ابتداء میں انہیں الہام ہوئے اور کوئی تعجب نہیں اب بھی ہوتے ہیں مگر نقص یہ ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ ان میں سے بعض سے مجھے ذاتی واقفیت ہے اور میں گواہی دے سکتا ہوں کہ ان میں اخلاص پایا جاتا تھا، خشیت اللہ پائی جاتی تھی۔ آگے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ میرا یہ خیال کہاں تک درست ہے، مگر ابتداء میں ان کی حالت مخلصانہ تھی۔ ان کے الہاموں کا ایک حصہ خدائی الہاموں تک تھا، مگر نقص یہ ہو گیا کہ انہوں نے الہاموں کی حکمت کو نہ سمجھا اور ٹھوکر کھا گئے[1]۔

تفریق بین المسلمین[2]

''ان جدید نبوتوں'' سے عالم اسلام میں زبردست انتشار مسلمانوں میں جو عظیم تفریق اور امت واحدہ کی جو افسوسناک تقسیم ہوگی اس کے تصور سے بھی ایک مسلمان کو وحشت ہوتی ہے۔ لادینیت اور مذہب بیزاری کے اس دور میں خود بخود لوگوں میں ''انا الحق اور انا النبی'' کہنے کا ذوق نہیں رہا لیکن مرزا صاحب کے لٹریچر کے اثر اور سبک سر قادیانی مبلغین کی تبلیغ سے اگر آج عالم اسلامی میں نبوت کے دعوے کا ذوق پیدا ہو جائے اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف اشخاص اپنا اپنا علم نبوت بلند کر دیں اور جو اس علم کے نیچے نہ آئے نبوت کے لازمی نتیجہ کے طور پر ان کی تکفیر شروع کر دیں تو عالم اسلام مین کیسا ذہنی اور دینی انتشار اور تصادم پیدا ہوگا اور کس طرح عالم اسلام مختلف دینی محاذوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اور جو امت رنگ و نسل اور قوم و وطن کی تفریق مٹانے اور ساری نوع انسانی کو ایک دوسرے کا بھائی اور ہمدرد بنانے آئی ہے وہ کس طرح دینی تعصبات اور باہمی تفریق و تکفیر کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ اس خطرہ کو مولوی محمد علی صاحب لاہور نے بھی محسوس کیا اور بڑی خوبی اور قوت کیساتھ اپنے ایک مضمون میں اس کا اظہار کیا ہے، لیکن انہوں نے غور نہیں کیا کہ اس خطرے کا دروازہ مرزا غلام احمد صاحب نے کھولا ہے اور اسلام کی پوری تاریخ

---

1. الفضل یکم جنوری ۱۹۳۵ء
2. قادیانیت ص ۱۵۶، ۱۶۰

میں پہلے شخص ہیں جنھوں نے نبوت کے اجراء و تسلسل کو ایک دعوت اور تحریک کے طور پر پیش کیا ہے مولوی محمد علی صاحب اہل بصیرت کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خدارا غور کرو کہ اگر یہ عقیدہ میاں صاحب کا درست ہے کہ نبی آتے رہیں گے اور ہزاروں نبی آئیں گے[1]، جیسا کہ انہوں نے بالصراحت انوار خلافت میں لکھ دیا ہے تو یہ ہزاروں گروہ ایک دوسرے کو کافر کہنے والے ہوں گے یا نہیں اور اسلامی وحدت کہاں ہوگی؟ یہ بھی مان لو کہ وہ سارے ہی احمدی جماعت میں ہی ہوں گے، پھر احمدی جماعت کے کتنے ٹکڑے ہوں گے آخری گزشتہ سنتوں سے تم اتنے ناواقف نہیں کہ کس طرح نبی کے آنے پر ایک گروہ اس کے ساتھ اور ایک خلاف ہوتا ہے۔ وہ خدا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کل دنیا کی قوموں کو ایک کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے اب وہ مسلمانوں کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا کہ ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہوں اور آپس میں کوئی تعلقات اخوت اسلامی کے نہ رہ گئے ہوں۔ یاد رکھو اگر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ سچا ہے تو یہ مصیبت کا دن اسلام پر کبھی نہیں آسکتا کہ ہزاروں نبی اپنی اپنی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ لیے پھرتے ہوں اور ہزار ہا ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں ہوں جن کے پجاری اپنی اپنی جگہ ایمان اور نجات کے ٹھیکہ دار بنے ہوئے ہوں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر بے ایمان قرار دے رہے ہوں۔"

ایک غلط اور خطرناک مفروضہ:

مرزا غلام احمد صاحب کا ایک مفروضہ جس نے اسلامی ذہن کے لیے بے چینی اور اسلامی معاشرے کے لیے انتشار کا ایک مستقل دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ ہے کہ وہ "مکالمات و مخاطبات الٰہیہ" کو مذہب کی صداقت کی شرط اور اتباع اور مجاہدات کا قدرتی نتیجہ تسلیم کرتے ہیں ان کے نزدیک جس مذہب میں مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ جاری نہ ہوا۔

[1] میاں صاحب اس عقیدہ کے مصنف یا موجد نہیں ہیں انہوں نے صرف مرزا صاحب کی ترجمانی کی ہے۔

وہ مذہب مردہ اور باطل ہے، بلکہ شیطانی مذہب ہے اور جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور جس مذہب کے پیروزہدہ اور مجاہدہ کے باوجود اس دولت سے سرفراز نہ ہو وہ گمراہ محروم اور نابینا ہیں۔

وہ براہین احمدیہ کی جلد پنجم میں لکھتے ہیں:

''ایسا نبی کیا عزت اور کیا مرتبت اور کیا تاثیر اور کیا قوت قدسیہ اپنی ذات میں رکھتا ہے جس کی پیروی کے دعوے کرنے والے صرف اندھے اور نابینا ہوں اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے ان کی آنکھیں نہ کھولے۔ یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید ہی نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، کس سے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا کی تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں اس سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نا کہ رحمانی میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔[1]

مکالمات کو شرط قرار دینے کے نتائج:

مرزا صاحب نے ''مکالمات و مخاطبات الٰہیہ'' کو معرفت و نجات اور صداقت و حقانیت کی شرط قرار دے کر اس مذہب کو جس کو اللہ تعالیٰ نے سہل اور ہر شخص کے لیے قابل عمل قرار دیا تھا۔ نہایت مشکل اور نہایت محدود بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (البقرۃ ع ۲۳)

اللہ تمہارے اوپر آسانی چاہتا ہے۔ دشواری نہیں چاہتا۔

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط (الحج، ع ۱۰)

اور نہیں رکھی تم پر دین نے کچھ مشکل۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط (البقرۃ ع ۴۰)

اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اس کی گنجائش ہے۔

لیکن اس معرفت ونجات کے لیے مکالمات ومخاطبات الٰہیہ شرط ہیں تو اس دین سے زیادہ دشوار چیز کوئی نہیں، اس لیے یہ بکثرت لوگ اس مکالمہ والہام سے فطرۃً مناسبت نہیں رکھتے اور خواہ وہ کیسے ہی مجاہدات کریں مکالمہ والہام کا دروازہ ان پر نہیں کھلتا۔ بہت سے لوگ اس سے فطری مناسبت رکھتے ہیں، مگر ان کو ان مجاہدات کی (جو مکالمہ اور مخاطبت الٰہیہ کے لیے شرط ہے) فرصت یا توفیق نہیں۔ وہ عالمگیر مذہب جو ساری انسانیت کی فلاح کے لیے آیا ہے اور سب کو خدا کے دین کی دعوت دیتا ہے معرفت ونجات اور مغفرت ورضا اور وصول الی اللہ کے لیے ایسی کڑی شرط نہیں لگا سکتا جس کو کروڑوں انسانوں میں چند پورا کرسکیں

پھر قرآن مجید میں مومنین اور فلاح یافتہ انسانوں کی صفات ملاحظہ ہوں سورہ المومنون کا پہلا رکوع پڑھئے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

سورہ الفرقان کا آخری رکوع پڑھئے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

اور خود پہلی سورت کی پہلی آیت پڑھئے

الٓمّٓ ٥ ذٰلِکَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ (البقرہ ع ۱)

اس کتاب میں کچھ شک نہیں۔ راہ بتلاتی ہے ڈرنے والوں کو، جو کہ یقین کرتے ہیں بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

---

1 براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳

اس میں کہیں بھی مکالمہ الٰہی کو ہدایت وفلاح کی شرط قرار نہیں دیا گیا، بلکہ اس کے برعکس ایمان بالغیب کو ہدایت کی پہلی شرط قرار دیا گیا ہے اور ایمان بالغیب کا مفہوم یہی ہے کہ نبی کے اعتماد پر (جس کو اللہ تعالیٰ اجتبائی طور پر مکالمہ الٰہی کے لیے انتخاب فرماتا ہے) غیبی حقائق پر جو تنہا عقل اور حواس ظاہری کی مدد سے معلوم نہیں کیے جاسکتے تسلیم کیے جائیں اگر مرزا صاحب کا ارشاد تسلیم کرلیا جائے کہ مکالمہ الٰہی معرفت اور نجات کی شرط ہے تو ایمان بالغیب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور اس پر قرآن مجید کا اصرار سمجھ میں نہیں آتا

پھر یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ پوچھا جا سکتا ہے ان میں سے کتنے مکالمات ومخاطبات الٰہیہ سے سرفراز تھے؟ اور حدیث وتاریخ سے کتنوں کے متعلق ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ان کو مکالمہ ومخاطبہ حاصل تھا؟ کوئی شخص جو اس دور کی تاریخ اور اس جماعت کے مزاج وحالات بلکہ انسانی طبائع ونفسیات سے واقف ہیں اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ایک لاکھ افراد سے متجاوز اس قدسی جماعت کو مکالمہ ومخاطبہ خداوندی حاصل تھا اور جب صحابہ کرام کا یہ حال تھا تو بعد کے لوگوں کا کیا ذکر؟

سلسلہ نبوت کے انکار کی روح:

مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کی یہ اہمیت اور عمومیت درحقیقت نبوت کے خلاف درپردہ بغاوت اور ایک مخفی سازش ہے۔ مکالمات ومخاطبات کے اس عموم وتسلسل کے بعد عقلاً وعملاً سلسلہ انبیاء کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قرآن مجید اور تمام آسمانی مذہب نے انسانوں کی ہدایت اور معرفت الٰہی کے حصول، ذات وصفات اور منشاء خداوندی کی شناخت اور حقائق غیبی کے علم کو سلسلہ نبوت سے وابستہ اور مربوط کیا ہے۔ قرآن ہدایت یافتہ مومنین کی زبان سے کہتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ (الاعراف ع ۵)

شکر اس اللہ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ بیشک لائے رسول ہمارے رب

کی سچی بات:

دوسری جگہ ذات وصفات کے بارے میں مشرکانہ وجاہلانہ خیالات وعقائد کی تردید کرتے ہوئے ارشاد ہے:

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o (الصفت، ع۵)

پاک ذات ہے تیرے رب کی، وہ پروردگار عزت والا پاک ہے ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر اور سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔

بعثت انبیاء کی حکمت ومصلحت بتلاتے ہوئے فرماتا ہے:

لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (النساء، ع۲۳)

تا کہ لوگوں کے لیے اللہ پر الزام کا موقع نہ رہے۔ رسولوں (کو پہنچنے) کے بعد

مرزا صاحب کے فلسفہ تسلسل وبقاع وحی اور مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کے عموم ولزوم پر اگر دقت نظر سے غور کیا جائے اور اس کی عملی تحلیل وتجزیہ کیا جائے تو اس میں ختم نبوت کی بجائے سلسلہ نبوت کے انکار کی روح نظر آئے گی اور ہدایت ومعرفت الٰہی بھی مسمریزم اور جدید تحریک استحصار ارواح (Spritualism) وغیرہ کی طرح ایک روحانی تجزیہ اور عمل بن کر رہ جائے گی۔

مکالمات کے سرچشمہ کا تعین:

پھر ان مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کی تنقید کا کیا معیار ہے، اور اس کی کیا ضمانت ہے کہ انسان جو کچھ سن رہا ہے وہ خود اس کے باطن کی آواز یا اس کے ماحول اور تربیت کی صدائے بازگشت یا اس کی اندرونی خواہشات اور اثرات کا نتیجہ نہیں؟ جن لوگوں نے مکاشفات ومکالمات کے قدیم مجموعے دیکھے ہیں ان کو معلوم ہے کہ ان کا کتنا بڑا حصہ غلط مفروضات و نظریات کی تصدیق اور تبلیغ کرتا تھا جو قدیم علم الاصنام (Mythology) نے پیدا کر دیئے تھے۔ مصر کی فلاطونیت جدیدہ

(Neo.platonism) کے روحانی مشاہدات اور ربانی مکالمات ملاحظہ ہوں! کیا ان کے مکاشفات اور مکالمات میں اس وقت کی صنمیات اور فلسفیانہ مفروضات کی تصدیق نہیں کی؟ خود اسلامی دور میں بعض اہل مکاشفہ و مکالمہ، عقل اول سے مصافحہ کرتا اس سے ہم کلام ہونا بیان کرتے ہیں۔ جو محض فلسفہ قدیم بلکہ یونانی علم الاصنام کا ایک ذہنی تخیل تھا۔ خود مرزا صاحب کے مکالمات و مخاطبات میں کتنا بڑا حصہ ان کے زمانہ ماحول اور تربیت کے تحت الشعور اثرات کا نتیجہ اور اس کا انحطاط پذیر اور مائل بہ زوال معاشرے کا عکس معلوم ہوتا ہے جس میں انہوں نے نشوونما پایا اور جس میں وہ اپنی دعوت لے کر کھڑے ہوئے بلکہ کتنا بڑا حصہ وہ ہے جس کے متعلق ایک مبصر کو جو ہندوستان کی سیاسی تاریخ سے واقف ہے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا سرچشمہ عالم غیب کے بجائے ہندوستان کا سیاسی اقتدار اعلیٰ ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے جو فلسفہ کے بھی عظیم فاضل ہیں اور انہوں نے مرزا صاحب کی تحریک اور ان کی مکالمات و الہامات کا بھی نظر غائر سے مطالبہ کیا ہے اس حقیقت کو اپنے مخصوص علمی انداز میں خوب واضح کیا ہے۔ اس مضمون میں جو انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے بعض شبہات سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فرماتے ہیں:

میں یہ ضرور کہوں گا کہ بانی احمدیت نے ایک آواز سنی لیکن اس امر کا تصفیہ کہ یہ آواز اس خدا کی طرف سے تھی جس کے ہاتھ میں زندگی اور طاقت ہے یا لوگوں کے روحانی افلاس سے پیدا ہوئی، اس تحریک کی نوعیت پر منحصر ہونا چاہیے جو اس آواز کی آفریدہ ہے اور ان افکار و جذبات پر بھی جو اس آواز نے اپنے سننے والوں میں پیدا کیے۔ قارئین یہ نہ سمجھیں کہ میں استعارات استعمال کر رہا ہوں۔ اقوام کی تاریخ حیات بتلاتی ہے کہ جب کسی قوم کی زندگی میں انحطاط شروع ہوتا ہے تو انحطاط ہی الہام کا ماخذ بن جاتا ہے اور اس قوم کے شعراء فلاسفہ، صوفیاء، مدبرین اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور مبلغین کی ایک ایسی جماعت وجود میں آجاتی ہے جس کا مقصد واحد یہ ہوتا ہے کہ منطق کی سحر آفرین قوتوں سے اس قوم کی زندگی ہر اس پہلو کی تعریف و تحسین کرے جو نہایت ذلیل و قبیح ہوتا ہے۔ یہ مبلغین غیر شعوری طور پر مایوسی کو امید کے درخشاں لباس میں چھپا دیتے ہیں۔ کردار کے روایتی اقتدار کی بیخ کنی کرتے ہیں اور اس طرح ان لوگوں کی روحانی قوت کو مٹا دیتے ہیں جو ان کا شکار

ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں الہام کی بنیاد پر کہ تلقین کی جاتی ہے کہ اپنے سیاسی ماحول کو اٹل سمجھو۔ پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔[1]

☆☆☆

[1] حرف اقبال صفحہ ۱۵۷۔۱۵۸

منکرین ختم نبوت اور علماء اُمت کا کردار

کی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال)

اولیائے امت اور قادیانیت کا بھیانک چہرہ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم حجاز کے مبارک سفر مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے جب ان کو میری آزادادر بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اسرار اور تاکید سے حکم دیا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ (قادیانی) ظاہر ہونے والا ہے لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ اگر تم بالغرض خاموش بھی رہو گے تو بھی یہ فتنہ ترقی نہیں کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواب میں مجھے حکم دیا ہے کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش ہے۔ اس کے بعد جو کچھ لکھا گیا وہ عام لوگوں کی خیر خواہی کے لیے لکھا گیا اس لیے کہ فاسد عقائد لوگوں کے لیے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں کتاب وسنت ائمہ کرام اور امت مرحومہ کے علماء کے صحیح عقائد کی بنیاد پر اس کی حقیقت کو آشکار کیا۔

(ملفوظات طیبہ۔ص ۱۲۶۔۱۲۷)

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حجرے میں آنکھیں بند کیں اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ کی حالت میں جلوس فرما ہیں۔ حضور علیہ السلام سے چار بالشت کے فاصلے پر پیر صاحب باادب بیٹھے ہیں، لیکن مرزا غلام احمد اس جگہ سے دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ کیے بیٹھا ہے۔ (تحریک ختم نبوت۔ص ۵۰۔آغا شورش کاشمیری)

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت پر حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا پانچ نکاتی بیان

(۱) سچا نبی کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی ہوتا ہے وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے۔ بلاواسطہ اس کی تعلیم و تعلم خداوند قدس سے ہوتی ہے۔ جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے۔

(۲) ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گزرنے کے بعد یکدم اپنے رب العالمین مخلوق سے روبرو دعویٰ نبوت کر دیتا ہے۔ اور بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت ملتا ہے وہ نبی ہوتا ہے۔ وہ پیدائش سے نبی ہوتا ہے جھوٹا نبی برخلاف اس کے آہستہ آہستہ دعاؤں کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ پہلے محدث مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۳) حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم الانبیاء تک جتنے نبی ہوئے تمام کے نام منفرد تھے کسی سچے نبی کا نام مرکب نہ تھا۔ برعکس اس کے جھوٹے نبی کا نام مرکب تھا۔

(۴) سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا ہے اور جھوٹا نبی ترکہ چھوڑ کر مرتا ہے اور اولاد کو محروم الارث کرتا ہے۔

(۵) مرزئی جو مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں، وہ ختم نبوت کے قائل نہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی رسالت و نبوت میں کمی کرنے والے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج کو مرزا غلام احمد کے لیے مانتے ہیں (بحوالہ ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور۔ اپریل، مئی ۱۹۴۱ء ص ۳۲)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کا فتویٰ

آپ فرماتے ہیں قادیانی مرتد و منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرنا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبیح محض نجس مردار حرام قطعی ہے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور جس سے میل جول چھوڑے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (احکام شریعت)

اور فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر لیں۔ بیمار پڑنے پر پوچھنے کو جانا حرام مر جائے تو جنازے پر جانا حرام ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے، اس کی قبر پر جانا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ شریف)

نگاہ ولایت اور قادیانی کذاب کا دعویٰ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی ایک روز مولانا پیر سید حسن شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اسے ہدایت فرمائی کہ عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ثابت قدم رہے اور خواہشات نفسانیہ اور ہوائے شیطانیہ کا غلام نہ بن جائے۔ جب یہ کلام حافظ عبدالوہاب صاحب (جو حضرت کے شاگرد اور مرید اور یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر

تھے) نے سنا، تو عرض کیا حضور آپ نے اسے اس طرح ہدایت فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کچھ مدت بعد اس شخص (غلام احمد) کا دماغ خراب ہو جائے گا۔ اور یہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عطا سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان سے قرن شیطان کا ظہور ہوگا اور وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ (ارشاد.........ص ۱۶۱)

اس پیشن گوئی کے چھتیس سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحیت و نبوت کا دعویٰ اگل دیا۔ (ضیائے حرم۔ دسمبر ۷۴ء)

راولپنڈی میں منعقدہ مشائخ کانفرنس کے موقع پر شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب سے اقتباس قادیانی مسئلہ

کہا جاتا ہے ہے کہ قادیانوں کو اقلیت قرار دو۔ اقلیت تو ذمیوں کو کہا جاتا ہے جو شخص اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے وہ کافر نہیں وہ مرتد ہے۔ اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں حکومت ہوتی تو میں قادیانیوں کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرتا جس کی نظیر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قائم کی تھی۔ (ضیائے حرم۔ دسمبر ۷۴ء)

امیر شریعت جانشین شیخ الاسلام خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ صدر مرکز یہ الدعوۃ الاسلامیہ نے پہلی سالانہ عظمت تاجدار ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر فرمایا۔

قادیانیت عالم اسلام کے اتحاد میں زبردست رکاوٹ ہے اس کا قلع قمع کیے بغیر ملت اسلامیہ کا وجود خطرے میں ہے۔ قادیانیت اسلام دشمن طاقتوں کی گہری سازش ہے۔ اس بدترین ناسور کے خلاف جہاد مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ ہے۔ (بحوالہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ ص ۷) ختم نبوت کونسل یونائیٹڈ کنگڈم (U.K)

جسٹس پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیت، منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے۔ جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کیلئے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ یہ مار آستین ہیں۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ

اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی اسلام کے تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص وعوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔ (سابقہ جج سپریم کورٹ آف پاکستان سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف سرگودھا)

شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

خاتم النبیین

الیوم اکملت لکم دینکم :

آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا (سورہ مائدہ) یہ آیت ۹ ذالحجہ ۱۰ ھ کو نازل ہوئی۔ اس بشارت میں یہ اشارہ تھا کہ دین کی عمارت میں کسی نہ کسی اینٹ کی ضرورت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے کامل و مکمل ہوگئی۔ ایسی کہ اب اس میں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ قرآن نے اعلان کیا۔

ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین . (احزاب)

کہ حضور نبیوں کے خاتم ہیں حضور علیہ السلام نے خاتم کے معنی خود متعدد احادیث میں بیان فرمادیئے۔

انا خاتم النبیین لانبی بعدی.

میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تکمیل دین اور ختم نبوت کو بطور تمثیل بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی عمدہ محل بنایا ہو جسے دیکھ کر

لوگ اس کی عمدگی خوبصورتی کی تعریف کریں لیکن اس محل کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو جسے دیکھ کر لوگ یہ کہیں اگر اس جگہ کو بھی پورا کر دیا جاتا۔ تو خوب ہوتا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

تو میں وہی آخری اینٹ ہوں

وانا خاتم النبیین

میں پیغمبر کا خاتم ہوں

فختمت لانبیاء

تو پیغمبری کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ (بخاری، مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کے مقابلے میں اپنے مخصوص فضائل میں ختم نبوت کا ذکر نمایاں طور پر فرمایا ہے نبوت مجھ پر ختم کر دی گئی (مسلم) میں پیغمبروں کا اس وقت بھی خاتم تھا جب کہ آدم پانی اور مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ (کنز العمال ص ۱۰۴ جلد ۶)

لفظ خاتم کے معنی آپ نے خود فرما دیئے (آخری نبی) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے پیدا ہونے کے امکان کو خود حضور علیہ السلام نے ختم فرما دیا۔ اے علی۔ تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم میں اور مجھ میں وہ نسبت ہے جو ہارون اور موسیٰ میں تھی۔

الا انه لیس نبی بعدی (بخاری)

مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضور علیہ السلام خاتم النبیین نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی نگرانی اور سیاست انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرماتا دوسرا نبی پیدا ہو جاتا اور .... میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہو سکتے تھے۔ اس حدیث میں لو کان کا لفظ ہے لو امر محال کے لیے آتا ہے جس سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال ہے میرے پانچ نام ہیں۔ محمد، احمد ماحی، خدا میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ حاشر۔ خدا میرے جھنڈے تلے بروز حشر ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا اور میں عاقب ہوں۔

الذی لیس بعدہ نبی (آخری) ہوں جس کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ کوئی نبی۔ اس لیے جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی تاویل سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسے مرزا قادیانی۔ اور اس نبی کو ماننے والے۔ جیسے احمدی اور اس کے مسیح بزرگ یا مسلمان ماننے والے۔ جیسے لاہوری مرزائی یہ سب کافر، و مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان سے میل جول سلام، کلام، محبت نکاح وغیرہ سخت حرام ہے۔ ان کا ذبح کیا ہوا جانور مردار ہے۔ معاذ اللہ کسی مسلمان لڑکی کا مرزائی سے نکاح خالص زنا ہے۔ اسی طرح مرزائی لڑکی سے کسی مسلمان لڑکے کا نکاح فاسد و باطل ہے۔ مرزائی احمدی ہوں یا لاہوری ان کے ہوٹلوں میں پکا ہوا گوشت مردار حرام ناپاک ہے اور گوشت کے علاوہ دیگر اشیاء مکروہ ہیں۔

(دین مصطفیٰ ص ۵۶، ۵۸)

............☆☆☆............

اقبال اور قادیانیت

ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے دودھ سے تشبیہ دی ہے اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگر وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔ ثانیاً اس امر کو سمجھنے کے لیے کسی خاص ذہنیت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟

امام احمد رضا اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت

برصغیر پاک وہند میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کے خانوادے نے منکرین ختم نبوت اور قادیانیت کا رد کیا۔ امام احمد رضا محدث بریلوی نے مرزا قادیانی کو صرف کافر ہی نہیں قرار دیا بلکہ اس کو مزید منافق بھی کہا ہے اور اپنے فتوؤں میں اس کو اس کے اصلی نام کے غلام قادیانی کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ مرتد ومنافق وہ شخص ہے جو کلمہ اسلام پڑھتا ہے

اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی یا رسول کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہے۔اس کے احکام کافر سے بھی سخت تر ہیں۔امام صاحب نے مرزا غلام قادیانی اور منکرین ختم نبوت کو رد ابطال میں متعدد فتویٰ کے علاوہ جو مستقل رسائل تصنیف کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) جزاء اللہ عدو بآباہ ختم النبوۃ: یہ رسالہ ۱۳۱۷ھ میں تصنیف ہوا۔اس میں عقیدہ ختم نبوت پر ۱۲۰ حدیثیں اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر ائمہ کرام کی تیس تصریحات پیش کی گئی ہیں۔

(۲) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب: یہ رسالہ ۱۳۲۰ھ میں اس سوال کے جواب میں تحریر ہوا کہ اگر ایک مسلمان مرزئی ہو جائے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟ امام احمد رضا نے دس وجوہات سے مرزا غلام قادیانی کا کفر ثابت کر کے احادیث کے نصوص اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ سنی مسلمہ عورت کا نکاح باطل ہو گیا وہ اپنے کافر مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔

(۳) قہر الدیان علی فرقہ بقادیان: یہ رسالہ ۱۳۲۳ھ میں تصنیف ہوا۔اس میں جھوٹے مسیح قادیان کے شیطانی الہاموں،اس کی کتابوں کے کفریہ اقوال سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پاک و طہارت اور ان کی عظمت کا اجاگر کیا گیا ہے۔

(۴) المبین ختم النبیین: یہ رسالہ ۱۳۲۶ھ میں اس سوال کے جواب میں تصنیف ہوا کہ ”خاتم النبیین میں لفظ النبیین پر جو الف لام ہے وہ مستغرق کا ہے یہ عہد خارجی کا ہے امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ واضح سے ثابت کیا ہے کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

(۵) الجراز الدیان علی المرتد القادیان: یہ رسالہ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتٰی کے جواب میں لکھا گیا اور اس سال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

(۶) المعتقد: امام احمد رضا کے مستند افتاء سے ہندوستان میں جو سب سے پہلا رسالہ

قادیانیت کی رد میں شامل ہوا، وہ ان کے صاحبزادے مولانا مفتی حامد رضا خان نے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۶ء الصارم الربانی علی اسراف القادیانی کے نام سے تحریر کیا تھا ، جس میں مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور غلام قادیانی کذاب کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ امام احمد رضا نے خود اس رسالے کو سراہا ہے۔ مذکورہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ منکرین نبوت اور قادیانیوں کی رد میں امام احمد رضا کس قدر سرگرم، مستعد متحرک اور فعال تھے۔ وہ اس فتنے کے ظہور ہوتے ہی اس کی سرکوبی کے درپے تھے۔ اس فتنے کی رد میں امام احمد رضا کی مساعی جمیلہ اس قدر قابل ستائش اور قابل توجہ ہے کہ ہر موافق و مخالف نے انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

(روز نامہ جنگ ہفتہ ۲۸، جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ۔ ۷ دسمبر ۲۰۰۲ء) سید وجاہت رسول قادری

............☆☆☆............

میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ (حرف اقبال۔ مرتبہ لطیف احمد شروانی)

مکتوب علامہ اقبال

بنام پنڈت جواہر لال نہرو

محررہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

(ضرب کلیم)

عقیدہ ختم نبوت کے عظیم مجاہد امام اہل سنت امام انقلاب حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ

(۱) جنہوں نے ۱۹۵۲ء سے قادیانیوں کے خلاف با قاعدہ کام شروع کیا۔

(۲) مرزائیوں کے خلاف آل پاکستان مسلم پارٹیز کے بورڈ کے رکن منتخب ہوئے۔

(۳) ۱۹۵۳ء میں آرام باغ کراچی سے تحریک کا آغاز ہوا۔ تو آپ پیش پیش تھے گرفتاریاں دینے کے لیے نوجوانوں کے جتھے تیار کیے۔

(۴) ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آواز بلند کی۔

(۵) ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی مین ایک تاریخی قرارداد پیش کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۶) بیرونی ممالک نیروبی، ماریشس، لاطینی امریکہ، سرینام، برٹش، گیانا ٹرینی ڈاڈ قادیانیوں سے مناظرے کیے۔ یہ مناظرے بند کمروں میں نہیں مجمع عام میں ہوئے اور قادیانیوں کو مکمل شکست دی اس کے علاوہ ٹرینی ڈاڈ اور جنوبی امریکہ اور نیروبی میں مرزائی مناظر ذلیل ہوکر کتابیں لے کر بھاگ گئے۔

(۷) مرزائیوں کے سربراہ مرزا ناصرالدین کو قومی اسمبلی میں شکست دی۔ بالآخر آپ کی کوششوں سے آپ کی پیش کردہ قرارداد پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

(۸) آپ کے مناظروں کو دیکھ کر ۴۰۰ قادیانیوں نے توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ آج بھی آپ قادیانیوں کے خلاف ننگی تلوار ہیں اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے اس عظیم مجاہد کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور اس مرد مجاہد کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم و دائم رکھے (آمین یارب العالمین)

مجاہد ملت مشاہیر کی نظر میں

”جس قوم کے پاس عبدالستار خاں نیازی جیسے پیکر اس یقین و صداقت اور صاحبان عزم و ہمت ہوں اس کے پاکستان کو کون روک سکتا ہے۔“

(فرمان قائداعظم محمد علی جناحؒ)

خطاب پاکستان کانفرنس زیر اہتمام دی پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور ۱۹۴۱ء۔

☆

”بطل حریت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی وہ مرد مجاہد ہیں کہ جنہوں نے پھانسی کے پھندے پر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔“ (امام اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ)

(خطاب کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان اکتوبر ۱۹۷۸ء)

☆

”تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں ہماری ساری زندگی گزر گئی، ہماری داڑھیاں سفید ہو گئیں، لیکن ناموس رسالت کے لیے دار و رسن کی منزل تک پہنچنے کا جو مقام مولانا عبدالستار خاں نیازی کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکا۔“ (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری)

مضمون جناب عطاء اللہ خاں درانی رکن مجلس احرار و مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی۔

(مطبوعہ ہفت روزہ افق کراچی بابت ۸ نومبر ۱۹۷۹ء)

”مولانا عبدالستار خاں نیازی جامع الصفات شخصیت کے مالک ہیں تحریک پاکستان میں وہ ایک مرد مجاہد حریت کی حیثیت سے نمایاں ہوئے اور پھر پوری زندگی اسلامی،

نظام کے قیام و نفاذ کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ آپ نے کلمہ حق کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا جس بات کو حق سمجھا ڈنکے کی چوٹ پر اس کا اعلان کر دیا آپ کی ذات اتحاد بین المسلمین کی ایک نمایاں علامت قرار دی جا سکتی ہے۔

(ڈاکٹر اسرار احمد لاہور (مکتوب بنام صادق قصوری محررہ ۹ جون ۲۰۰۰ء)

☆

واضح رہے کہ مسجد وزیر خاں دہلی دروازہ لاہور کے مورچہ کی پاداش میں مولانا عبدالستار خاں نیازی جو کہ بریلوی مکتبہ فکر کے جید و معتبر نوجوان عالم دین تھے۔ مارشل لاء کی عدالت سے پھانسی کے مستحق گردانے گئے۔ انہیں سزائے موت سنائی گئی جو عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔ انہوں نے اپنی رہائی کے بعد ختم نبوت کے تقریری محاذ کو ٹھنڈا نہ ہونے دیا۔ اس سلسلہ میں تحریک و مسئلہ سے متعلق دو یا تین کتابچے لکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی عشق رسالت میں قرون اول کے مسلمانوں کا مزاج رکھتے تھے۔ انہوں نے باہر آتے ہی مرزائی امت کو للکارنا شروع کیا۔ ایوب خاں کے دور میں اس کو حکومت نے آڑے ہاتھوں لیا، اور مسلمانوں کو اینگلو مسلمان کا لقب دیا جو قادیانی امت کو مسلمانوں میں شمار کرتے اور عقیدہ ختم نبوت کی اساس سے ناواقف تھے۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی اس دوران میں دو چار دفعہ پکڑے گئے۔ حتیٰ کہ ایوبی غنڈوں نے اور قادیانی اجیروں نے تنہا پا کر ان پر حملہ بھی کیا۔ مرزائیوں کے حوصلے اتنے بڑھ چکے تھے کہ انہوں نے علماء کا استخفاف اپنا شعار بنالیا اور ایوب خاں کو بھی اسی راستہ پر لگالیا۔"

(شورش کاشمیری)(تحریک ختم نبوت، از شورش کاشمیری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۱۶۵)

تو محترم قارئین آپ نے دیکھا کہ کیسے اپنے اور غیروں نے مجاہد ملت کے کارناموں کو اپنی قلم سے بیان کیا حقیقت میں وہ جو تھے ان کو قلموں نے اسی ہی کی عکاسی کی۔ اور یہ تھا قادیانیت کا اصل چہرہ اولیا امت کی نظر میں جس کا مطالعہ آپ پچھلے صفحات پر فرما رہے تھے۔

☆

آیئے اب دیکھتے ہیں وہ فتویٰ جو کہ مفتی اعظم سعودی عرب عبدالعزیز بن عبداللہ

بن باز قادیانیت کے بارے میں دیا۔

سوال: نئے مذہب اور اس کے ماننے والوں کا کیا حکم ہے یعنی وہ مذہب جسے احمدیت کہتے ہیں؟ اس کے مبلغین قرآن مجید کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ یاد کرنے سے منع کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا حرام کہتے ہیں۔ یہ مذہب کہاں سے اور کب شروع ہوا؟ اور اس سے دلچسپی رکھنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد:

حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ فرقہ اسلام سے خارج ہے۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔ ۱۳۹۴ھ میں رابطہ کی طرف سے منعقدہ اسلامی تنظیموں کی کانفرنس نے بھی یہی فیصلہ دیا تھا۔ اس بارے میں انہوں نے ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں اس فرقہ کی ابتداء اور اس کی ابتداء کی کیفیت اور زمانہ اور دوسرے امور بیان کیے گئے تھے۔ جن سے اس کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس گروہ کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد ایک نبی ہے جس پر وحی نازل ہوتی تھی اور کوئی شخص اس وقت تک صحیح مسلمان نہیں بن سکتا جب تک اس پر ایمان نہ لائے۔ یہ شخص تیرھویں صدی ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں واضح فرما دیا ہے۔ کہ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس پر تمام علمائے کرام اسلام کا اتفاق ہے۔ اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا پایا گیا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ہے۔ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے کتاب اللہ کی تکذیب کی ہے اور ان صحیح احادیث نبویہ کی تکذیب کی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں[1] اور ایسا شخص اجماع امت کی مخالفت کا بھی مرتکب ہے

وباللّٰہ التوفیق وصلی اللّٰہ علیہ نبینا محمد والہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ: رکن! عبداللہ بن قعود بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

---

[1] مسند احمد جلد ۲ ص: ۳۹۸، ۴۱۲ (فتاویٰ سعودی عرب ص نمبر ۲۰۲)

آیئے اب قادیانیت کا وہ بھیانک چہرہ بھی دیکھئے جو ان کے غلیظ عقائد سے اور بھی خوفناک ہے۔ اور اصل میں یہی ان کا وہ اصل چہرہ ہے جس کو یہ ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک طرف (معاذ اللہ) نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والے خود اللہ اور رسول اللہ کی توہین کس طرح کرتے ہیں اور کیسے سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ میں انتہائی شکر گزار ہوں اپنے مہربان محمد متین خالد صاحب سلمہ تعالیٰ کا جنہوں نے مجھے اپنی تحقیق سے بھری کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' سے استفادہ کی اجازت مرحمت فرمائی اللہ رب العزت ان کو دین دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے اور ان کو اسی طرح دشمنان اسلام کے خلاف قلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

............☆☆☆............

(ثبوت حاضر ہیں' ص 113 تا ص 121 ' متین خالد)

اللہ تبارک وتعالیٰ اس جہان کے خالق و مالک، حاکم و مطلق اور سبھی کچھ ہیں۔ ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک، خاندان، کنبہ برادری، عزیز و اقارب، اولاد اور جملہ انسانی اوصاف وتعلقات سے مبرا ہیں۔ ان کی شان حمید خود ان کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی۔ لیس کمثلہ شی۔ قرآن وحدیث کے علاوہ اکابر علمائے متقدمین ومتاخرین کی کتابیں حضرت حق کی عظمت وجلالت کے موضوعات سے پر ہیں ۔لیکن اتنا کچھ کہنے، سننے کے بعد بھی اس کی عظمت وکبریائی اور اس کی حقیقت کا ادراک انسانی فہم سے ماوراء ہے۔ حتیٰ کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''ہم تیری معرفت کا حق ادا نہیں کر سکے۔''

لیکن متنبی قادیان نے جس دیدہ دلیری سے مسلمہ عقائد کا مذاق اڑایا ہے اور گلی میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں کے باہمی ذوق کے انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے اور اپنی خودساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، وہ مرزا کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو پڑھیں۔

(1) اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر:

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۴۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۹۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(2) اللہ کی زبان پر مرض:

''کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔''

(ضمیمہ [illegible] چشمہ [illegible] 144 [illegible] خزائن جلد 21 ص 312 از مرزا قادیانی)

(3) اللہ اور چور:

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے' اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔''

(تجلیات الہیہ ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد ; 20' ص 369 از مرزا قادیانی)

(4) قادیان میں خدا:

''ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا' اپنے وعدہ کے موافق۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 452 'طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

(5) سچا خدا:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء' ص 11' مندرجہ روحانی خزائن نمبر 18' ص 231 از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رَسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

(6) میں خود خدا ہوں:

"ورايتني في المنام عين الله وتيقنت انني هو"

ترجمہ: ''میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام 564 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5' ص 564 از مرزا قادیانی)

(7) ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (کتاب البریہ' ص 85' مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 103 از مرزا قادیانی)

(8) ''آوا ہن (خدا تیرے اندر اتر آیا۔''

(کتاب البریہ ص 84 'مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 102 از مرزا قادیانی)

(9) ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے' وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔''

(حقیقت الوحی میں' ص 108' مندرجہ روحانی خزائن جلد 22' ص 108 از مرزا قادیانی)

(10) ''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اردت استخلف فخلقت آدم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔''

(کتاب البریہ' ص 86-87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 104-105 از مرزا قادیانی)

(11) ''اور بعض نبیوں کی کتاب میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔'' (اربعین نمبر 3 ص 30' مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 413 از مرزا قادیانی)

(12) ''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔'' (حقیقۃ الوحی' ص 95-96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22' ص 98-99 از مرزا قادیانی)

(13) اللہ کا بچہ:

''یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی' ص 581' روحانی

خزائن جلد 22' ص 581 از مرزا قادیانی)

(14) اللہ مرد' مرزا عورت؟:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا' سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 'از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا غلام احمد قادیانی)

ممکن ہے شیطان نے ایک انتہائی بارعب اور وجیہہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی عمل قوم لوط) فرمایا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے' آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ' گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت ورسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی۔ جس کا نقد انعام انہیں دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

(15) حاملہ:

''مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں' بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح' ص 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 50 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(16) اللہ تعالیٰ کے دستخط:

''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے

سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آ جاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا' اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا' بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے' اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی' ص 255' مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 267 از مرزا قادیانی)

............☆☆☆............

(ثبوت حاضر ہیں، ص 149 تا ص 160)

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہا گیا اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ کے مقام رفیع کا بیان ممکن نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ایسی بے نظیر اور آئیڈیل تھی جس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے پرمژدہ دلوں کو تازگی اور فرحت ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر کسی کو نہ جھڑکا اور نہ گالی دی' آپ رحمت ہی رحمت تھے۔ دشمن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی چلتا پھرتا قرآن تھی۔ کسی کو طاقت ہے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کے کسی ایک لمحہ کو ہی کما حقہ بیان کر سکے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن اتنے ہیں کہ وہ شمار ہی نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری کلام قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے اپنے اس "عبد کامل' اور "رسول خاتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ذکر کیا اور اتنے پیار اور محبت سے کہ

کرشمہ دامن می کشد کہ جا اینجا است

لیکن ایک مرزا غلام احمد ہے جس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے اس انسان اعظم' رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ۔

ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ما علیہ بھی نہ کر سکا۔ اس نے بھی محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے "انا خیر منہ" کی بات کہی۔ لیکن تیرھویں صدی کے دم آخر'

انگریزی استبداد کے زیر سایہ نبوت کا ڈھونگ رچانے والے اس ابلیس مجسم نے اس امام الانبیاء کا کس طرح ذکر کیا' وہ بڑی ہی اندوہناک داستان ہے۔ افسوس کہ گوری اقلیت کے زیر سایہ یہ سب گند اچھالا جاتا رہا اور اب تک بعض بدقسمت اس مردود ازلی سے اپنی عقیدتوں کا رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔ ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے۔

1۔ قادیانی محمد رسول اللہ:

"پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ' ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 207 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(2):

"خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی تتمہ' ص 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 502 از مرزا قادیانی)

3۔ مرزا قادیانی خاتم النبیین:

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوبھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں' میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ' ص 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 212 از مرزا قادیانی)

(4):

ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 61 از مرزا غلام احمد قادیانی)

5۔ مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ:

"میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 521 از مرزا قادیانی)

6۔ قادیان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

"اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریمؐ میں کوئی دوئی باقی نہیں حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچادے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل ص 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

7۔ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا غلام احمد قادیانی میں:

"ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت،

کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل' ص 113 'از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

8۔ قادیانی کلمہ:

"ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجوده نیز من فرق بيني وبين المصطفىٰ فماعرفني وماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے' پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمۃ الفصل' ص 158 'از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

9۔ افضیلت مرزا:

"اس (نبی کریم) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا' اب کیا تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی' ص 71 'مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 183 از مرزا قادیانی)

10۔ مرزا قادیانی پر درود:

"صلی اللہ علیک وعلیٰ محمد"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 794 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

(11):

"یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام. وتصلی علیک

الارض والسماء و یحمدک اللّٰہ من عرشہ"

(ترجمہ) تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 168 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

(12):

"اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم' ص 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

13۔ مرزا قادیانی پر دورد و سلام:

اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجے سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہی سلام علیک
کفر کی شب کو کہہ دیا کافور
مثل شمس الضحی سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو

اے رسول خدا سلام علیک

اہل عالم کا تو مطاع ہوا

مظہر مصطفیٰ سلام علیک

تیرے ہاتھوں میں سیف قرآن ہے

اے شبیہ لافتیٰ سلام علیک

ہے مصدق تیرا کلام خدا

اے میرے مرزا سلام علیک

تیرے ملنے سے مل گیا مولیٰ

احمد حق نما سلام علیک

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا

ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920)

14۔ نبی کریمؐ سورج مرزا قادیانی چاند:

"مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین نمبر 4' ص 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17' 446/445 از مرزا قادیانی)

15۔ مسیح موعود تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں:

"فرمایا! کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اب وہ سارے کمالات حضرت

رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدمؑ ' ابراہیمؑ' موسیٰؑ ' نوحؑ ' داؤدؑ ' یوسفؑ' سلیمانؑ ' عیسیٰؑ وغیرہ ہیں۔ چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے' کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بت خانہ تھا اور لوگ بت پرست تھے' اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ قسم قسم کے خیالی اور وہمی بتوں کی پرستش میں مصروف ہیں اور وحدانیت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے' نبی کریمؐ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم (مرزا قادیانی) ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔ مولانا روم نے خوب فرمایا ہے۔

نام احمدؐ نام جملہ انبیاء است

چوں بنیاء صد تو دہم پیش ما است

نبی کریمؐ نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے' پر نبی کریمؐ کے پاس کروڑوں روپے ہو گئے۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جلد سوئم ص 270)

16۔ مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ:

''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا' یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا' درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ' ص 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 259,258 از مرزا قادیانی)

17۔ روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہا:

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے

کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔''

(خطبہ الہامیہ' ص 177 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 266 از مرزا قادیانی)

18۔ محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں:

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے' ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔''

(خطبہ الہامیہ' ص 180 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 270 از مرزا قادیانی)

19۔ پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر:

''اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔''

(خطبہ الہامیہ' ص 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 271-272 از مرزا قادیانی)

20۔ ہلال اور بدر کی نسبت:

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے' خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔''

(خطبہ الہامیہ' ص 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 275 از مرزا قادیانی)

21۔ بڑی فتح مبین:

''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت

مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت ہو۔''

(خطبہ الہامیہ ص 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 288 از مرزا قادیانی)

22۔ نبی کریمؐ کے تین ہزار معجزات:

''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔''

(تحفہ گولڑویہ ص 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17' ص 153 از مرزا قادیانی)

23۔ مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات:

''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں' وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 72 از مرزا قادیانی)

24۔ نشان اور معجزہ ایک ہی ہے:

''امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 63 از مرزا قادیانی)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ مرزا قادیانی کے معجزات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر سینکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے نام نہاد ''صحابہ و تابعین'' کو بھی چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو مرزا قادیانی کے معجزات کا علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟

25۔آگے سے بڑھ کر:

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں"

قاضی ظہور الدین اکمل، مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا۔اس نے مندرجہ بالا نظم لکھ کر ایک قطعہ کی صورت میں مرزا قادیانی کی خدمت میں پیش کی۔مرزا قادیانی نے نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گئے۔

26۔رسول قدنی:

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے' ترے قربان رسول قدنی

تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمانؓ رسول قدنی
انت منی وانا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی

دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ! یہ تری شان رسول قدنی

آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمدؐ ہے تو اب احمدؐ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآں رسول قدنی

سر چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

عرش بلقیس معافی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

(روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30-16 اکتوبر 1922ء)

مندرجہ بالا نظم بھی قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو تمام مسلمان ان کے شہر مبارک "مدینہ طیبہ" کی نسبت سے "رسول مدنی" کہتے ہیں کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے "رسول قدنی" کے عنوان سے نظم لکھی۔

27۔ محمد رسول اللہ سے بڑھ کر:

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

(حضرت خلیفہ المسیح مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری' اخبار الفضل قادیان نمبر 5 جلد 17.10 جولائی 1922ء)

28۔ نبی کریم سور کی چربی استعمال کرتے تھے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب......عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

(مرزا قادیانی کا مکتوب' اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء)

29۔ وہ نبی بھی کیا نبی ہے؟:

"اسی طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدمی قتل کرتے ہیں' خواہ انبیاء کی توہین کی

وجہ سے ہی وہ ایسا کریں' فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برات کرے۔انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی' وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے' سخت نادانی ہے.........

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید' ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں' وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے' وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی' لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے' تمہیں چاہیے' خدا سے صلح کر لو۔اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔''

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد 16 نمبر 82 ص 8-7 مورخہ 19 اپریل 1929ء

30۔تکمیل اشاعت ہدایت:

''چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا' اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوابھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا کہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا' اس وقت باعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا' سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی' ایسے زمانہ میں پورا کیا' جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) ص 177 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 263 از مرزا قادیانی)

31۔مرزا کی تعلیم نوح کی کشتی:

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبا یعونک انما یبا یعون اللّٰہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں' وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔اب دیکھو' خدا نے میری وحی اور میری تعلیم ورمیری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (اربعین نمبر 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 435 از مرزا غلام احمد قادیانی)

32۔تمام انبیاء کا لباس:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا' انسانی طاقت کا کام نہیں۔ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ' اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ فگن تھیں۔کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی ورثہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔

(سیرت المہدی جلد سوئم ص 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

33۔ اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو:

''حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی آ گئے۔ اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آ گیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمدؐ احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔'' (سیرت المہدی جلد دوئم ص 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

34:

''بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک ایرانی بزرگ قادیان آئے تھے اور کئی ماہ تک قادیان میں رہے۔ میں ان کی آمد سے تین چار ماہ بعد پھر قادیان آیا اور ان کو مسجد مبارک میں دیکھا۔ غالباً جمعہ کا دن تھا۔ بعد نماز جمعہ اس بزرگ نے فارسی: ان میں حضرت مسیح

موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔ حضور نے فرمایا پھر دیکھا جائے گا' یا ابھی اور ٹھہریں۔ اس پر اس ایرانی بزرگ نے بڑی بلند آواز سے کہنا شروع کیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ یا تو میری بیعت قبول فرمائیں یا مجھے اپنے دروازہ سے چلے جانے کی اجازت بخشیں۔ ان لفظوں کو وہ بار بار دہراتے اور بڑی بلند آواز سے کہتے تھے۔ اس وقت مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے کھڑے ہو کر سورۂ حجرات کی یہ آیت پڑھی کہ یاایھا الذین آمنو الا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور فرمایا کہ مومنوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن وہ ایرانی بزرگ اپنا لہجہ بدلنے میں نہ آیا۔ آخر اسے چند آدمی سمجھا کر مسجد کے نیچے لے گئے۔ اس کے بعد معلوم نہیں کہ وہ بزرگ یہاں رہے یا چلے گئے اور اس کی بیعت قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم ص 175 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

35۔ احمد سے مراد مرزا قادیانی:

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے' وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں یعنی جامع لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے' بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام ص 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 463 از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ مراد ہوتے تو محمدؐ و احمدؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔"

(انوار خلافت' ص 37 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

36۔ مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش:

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر 14 'ص 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 442 از مرزا قادیانی)

37۔ مرزا قادیانی کے کئی نام:

''پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللّٰہ بی الکفرو انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔''

(انوار خلافت ص 59 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

38۔ مرزا قادیانی 'احمد مجتبیٰ:

''منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمدؐ و احمد کہ مجتبیٰ باشد''

(ترجمہ) ''میں مسیح زماں ہوں' میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں' میں محمدؐ ہوں' میں احمد مجتبیٰ ہوں۔''

(تریاق القلوب ص 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص 134 از مرزا قادیانی)

39۔ اپنی وحی پر ایمان:

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔"

(اربعین نمبر 4 ص 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 25 از مرزا قادیانی)

40۔ مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی:

"انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر، ان شانئک

ھو الابتر."

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص 281-282 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

41۔

"ورفعنا لک ذکرک"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 282 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

42۔

"ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 621 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

43۔

"اصحاب الصفة وما ادرک ما اصحاب الصفة تری

اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 626,625 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

44۔

"وداعیا الی اللہ وسراجا منیرا"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 626 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

45۔

"انا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 626 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

46۔

"یرفع اللہ ذکرک"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 626 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

47۔

"تبت ید ابی لھب وتب"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 634 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

49۔

"وما ارسلنک الا رحمة للعالمین"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 634 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

50۔

"انت منی بمنزلہ عرشی' انت منی بمنزلة ولدی."

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 634 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

51۔

" انا انزلنا ہ قریباً من القادیان. وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللہ ورسولہ. وکان امر اللہ مفعولا"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 637 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

52۔

"آسمان سے کئی تخت اترے' پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 638 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

53۔

"انا فتحنالک فتحًا مبینا"

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص 644 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

54۔

"سلام علیکم طبتم .نحمدک ونصلی .صلوٰۃ العرش الی الفرش."

(ترجمہ) تم پر سلام تم پاک ہو۔ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 644 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

55۔

"لو لاک لماخلقت الافلاک"

(ترجمہ) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 649 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

56۔روضہ آدم اور مرزا قادیانی:

- "روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار"

(درثمین اردو (مرزا قادیانی کا شاعرانہ کلام) ص 135 از مرزا غلام احمد قادیانی)

............☆☆☆............

آخری اینٹ

مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلے میں اپنے عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مدار نجات میری ذات ہے' مرزا قادیانی نے مقابلے میں کہا کہ مدار نجات میری ذات ہے جو مجھے نہیں مانتا' وہ کافر ہے۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس طرح ایک عمارت نہایت خوبصورتی سے بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔ پورا ہو گیا میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل اور اسی طرح ختم ہو گیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔'' (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

57۔ آخری اینٹ:

''پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے

ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔"

(خطبہ الہامیہ ص 178 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 178 از مرزا قادیانی)

اسی طرح مرزا قادیانی نے اس باب کے حوالہ نمبر 56 میں کہا کہ روضہ آدم میرے آنے سے مکمل ہوا۔

غرضیکہ عرض یہ کرتا ہے کہ مرزا قادیانی بدبخت ہر بات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتا ہے۔ جب کہ آدم علیہ السلام کا مقابلہ شیطان نے کیا تھا۔

............☆☆☆............

انبیاء اکرام علیہم السلام کی توہین

(ثبوت حاضر ہیں' ص 245 تا ص 250' مبتین خالد۔

اللہ تعالیٰ کی رنگارنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ واشرف ہے۔ جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔

گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند پھر بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم واطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین وحامل وہ ہیں جنہیں نبوت ورسالت کا تاج پہنایا گیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ وہ معصوم اور اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت میں ہوتے ہیں کہ گناہ ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے' چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔

لیکن قادیان کے اس شیطان مجسم نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا' ان کی توہین کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا' وہ اس دھرتی کا سب سے گھناؤنا کاروبار ہے۔ اس شیطنت آمیز تحریرات کی نقل ومطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں۔ لیکن ضرورت ومجبوری سے انہیں نقل کیا جا رہا ہے۔

1۔ نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب:

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی ہے۔''

(چشمہ معرفت ص 390۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 ص 390 از مرزا قادیانی)

(2) تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی:

''میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص 135۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 573 از مرزا قادیانی)

3۔تمام انبیاء کا مجموعہ:

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحٰق ہوں' میں اسمٰعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔''

(حقیقت الوحی (حاشیہ) ص73۔مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص76 از مرزا قادیانی)

4۔

''میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار''

5۔حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت:

''خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی' ص137۔مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص575 از مرزا غلام احمد قادیانی)

6۔حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت:

''اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ' اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔'' (اربعین نمبر 3' ص38 از مرزا غلام احمد قادیانی)

8۔پرلے درجہ کی بے غیرتی:

''پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لانفرق بین احد

من رسلہ میں داؤد اور سلیمان زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔"

(کلمۃ الفصل ص 117۔ مؤلفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان' مارچ اپریل 1915ء)

9۔ ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے:

"انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرا ہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

(ترجمہ) 1۔ "اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں' میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

2۔ میں آدم ہوں' نیز احمد مختار ہوں' میں تمام نیکیوں کے لباس میں ہوں۔

3۔ خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں' ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

4۔ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا' ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

5۔ مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں' میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے۔"

(نزول المسیح ص 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 477-478 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(ثبوت حاضر ہیں۔ ص 265 تا ص 270)
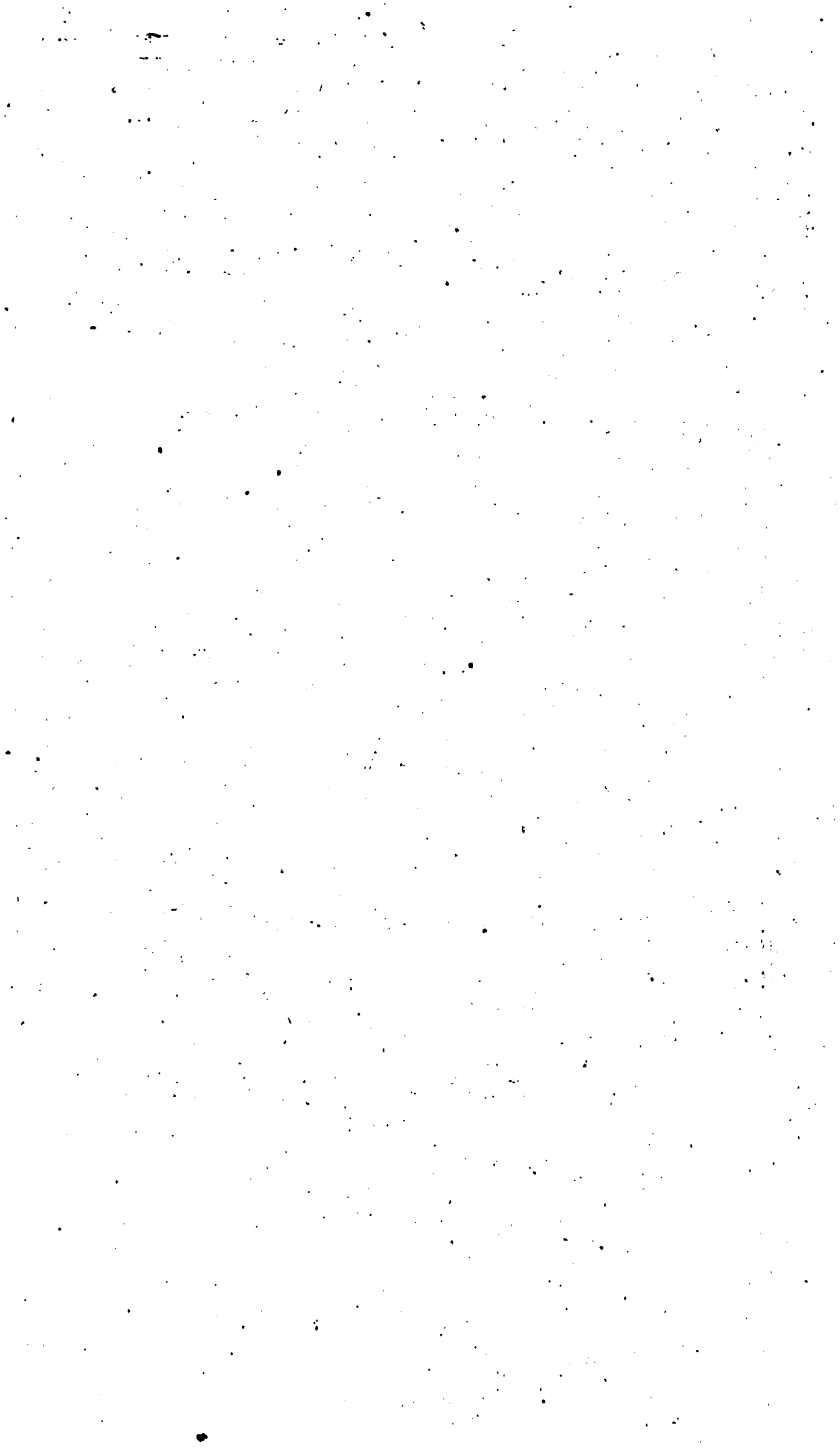
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا' ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی' ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا سہیم وشریک نہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی مغضوب ومردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن وعفت مآب والدہ محترمہ سیدنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ پر طرح طرح کے الزامات لگا کر انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح ؑ کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف واذیت کے حوالہ سے جو ہو سکا' انہوں نے کیا۔

صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا غلام احمد نے دہرایا اور اپنی گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف' وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔

یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا دیہ ہوا' اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ آئیں دیکھیں اس حوالہ سے کہ اس بدزبان نے کیا لکھا؟

گزشتہ سال حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔ مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے' عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے' مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے مذہب کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اپنا مذہب

اسلام پیش کر سکتے ہیں۔لیکن قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اس لئے قانون کی رو سے قابل تعزیر ہیں۔حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا۔جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا لہٰذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلایا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔پاکستان میں امریکی سفیر بھی ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آ گئے جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ممالک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی' عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ باب لمحہ فکریہ ہے!

1۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے:

"آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنی ادنی بات میں غصہ آ جاتا تھا' اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔اگرچہ میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی"

(حاشیہ انجام آتھم' ص 5 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 11 ص 289 از مرزا قادیانی)

2۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی:

"نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص 6 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 ص 290 از مرزا قادیانی)

3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا' اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص 6 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 ص 290 از مرزا قادیانی)

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت:

"سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریقے پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قوے موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص 154-155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 254-255 از مرزا قادیانی)

5۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں:

"آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں کے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے' سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (انجام آتھم ص 7 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 ص 291 مرزا غلام احمد قادیانی)

6۔

"اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرامکار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت کا حصہ رکھتا تھا' خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چیچک دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں' وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی مگر چونکہ صرف دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں' اس لئے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔" (ست بچن ص 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 297-298 از مرزا قادیانی)

7۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے' اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"

(کشتی نوح حاشیہ ص 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 71 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا اس لیے اس نے اپنے لیے جواز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا دیا۔

8۔ شراب اور افیون:

"ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے' میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"

(نسیم دعوت ص 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 434.435 از مرزا قادیانی)

9۔ شراب اور خدائی کا دعویٰ:

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔"

(ست بچن حاشیہ ص 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 269 از مرزا قادیانی)

10۔ شراب اور فاحشہ عورتیں:

"لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی' اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(مقدمہ دافع البلاء ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 220 از مرزا قادیانی)

11۔ پہلے مسیح سے بڑھ کر:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔"

(دافع البلاء ص 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 233 از مرزا قادیانی)

12۔

"یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔"

(تریاق القلوب ص 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص نمبر 217 از مرزا قادیانی)

13۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

(دافع البلاء ص 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 240 از مرزا قادیانی)

14

"دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے بڑھے سوائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص 257 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

15۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شکار:

"میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سؤر مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو ساہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔"

(سیرت المہدی جلد 3 ص 291-292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

16۔حضرت مریم علیہ السلام کا دوسرا نکاح:

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور قبول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعداد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے مگر کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح ص 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 18 از مرزا غلام احمد قادیانی)

17۔حضرت مریم صدیقہؓ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق:

"پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے۔بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔"

(ایام الصلح حاشیہ ص 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 300 از مرزا قادیانی)

18۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جزیں یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔"

(راز حقیقت ص 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 171 از مرزا قادیانی)

19۔

"وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح مرام ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 52 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(ثبوت حاضر ہیں' ص303' ص310 متین خالد۔)

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک باز و پاک طینت گروہ کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا' وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ قرآن عزیز اس گروہ پاک باز کو ''اللہ کی جماعت'' قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور حضور نبی مکرم' رسول رحمت' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا۔ ''خبردار ان کو اذیت پہنچانا' مجھے اذیت پہنچانا ہے اور مجھے اذیت پہنچانا' اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔''

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار کے خلاف اپنی گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجہانی غلام احمد قادیانی ہے جس کی سوقیانہ زبان اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں۔

(1) نادان صحابی:

''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص 285۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 285 از مرزا غلام احمد قادیانی)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین:

''جیسا کہ ابو ہریرہؓ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ص 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 127 از مرزا قادیانی)

4۔

''بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)''

(حقیقۃ الوحی ص 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 36 از مرزا غلام احمد قادیانی)

5۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین:

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا' وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 278 از مرزا غلام احمد قادیانی)

6۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی توہین:

''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری' فروری 1915-3/2 ص 57 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

7۔ مولوی (حکیم) نور الدین' ابوبکرؓ ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے' دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے۔؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔'' (سیرت المہدی جلد سوئم ص 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

8۔ زندہ علی' مردہ علی:

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات [illegible] ص 400 از مرزا غلام احمد قادیانی)

9۔حضرت امام حسین ؓ کی توہین:

''اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا۔''

(اعجاز احمدی ص 52۔مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 164 از مرزا غلام احمد قادیانی)

10۔مرزا قادیانی اور حضرت امام حسین ؓ میں فرق:

''اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(اعجاز احمدی ص 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 181 از مرزا غلام احمد قادیانی)

11۔

''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (اعجاز احمدی ص 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا غلام احمد قادیانی)

12۔

''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسین ؓ) کا ڈھیر ہے۔'' (اعجاز احمدی ص 82۔مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 194 از مرزا قادیانی)

13۔کربلا کی سیر:

''کربلائے است سیر ہر آنم

صد حسین است در گریبانم''

(ترجمہ) ''میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔سو (100) حسین ؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔''

(نزول المسیح ص 99۔مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 477 از مرزا قادیانی)

14۔ سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر:

''شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا۔

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے۔ جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے۔ مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیاء موجود تھے اسلام اپنی شان وشوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہوسکتا تھا۔ جو اس شخص کو ہوا۔ جو ایسے حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں، اس لیے کہ جو تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی۔ وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فوت ہوئے۔ جس طرح امام حسین فوت ہوئے، نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی

ساری عمر کی قربانی سے بڑی تھی پس جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی بڑی تھی۔اسی طرح وہ شخص جوانہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے۔

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔" (خطبہ مرزا بشیر الدین محمود روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 26.13 جنوری 1926ء)

15۔حضرت حسینؓ سے بڑھ کر:

"اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء ص 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 233 از مرزا قادیانی)

16۔حضرت فاطمہؓ کی شرمناک توہین:

"حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں؟" (ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) ص 11 از مرزا غلام احمد قادیانی)

17۔پنج تنؓ کی توہین:

"میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے"

(درثمین اردو ص 45 از مرزا غلام احمد قادیانی)

18۔ ''ام المومنینؓ ''مرزا قادیانی کی بیوی:

''ام المومنین'' کا لفظ جو مسیح موعودؑ کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا۔

''اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کئے جاتے ہیں' ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے۔ کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟''

(ملفوظات احمدیہ جلد اول از مرزا غلام احمد قادیانی)

19۔

''ملک غلام حسین صاحب مہاجر خادم المسیح محلہ دارالرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحب شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے۔ اور بچے حضورؑ کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمدؐ حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اور لڑکا جلال جو ''پٹی'' کا تھا۔ اور مغل تھا' وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) بھی پاس بیٹھی تھی۔ یکدم جو حضرت صاحبؑ نے آنکھ کھولی۔ تو فرمایا کہ

''محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا۔''

اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔ حضرت ام المومنینؓ نے جب الفاظ سنے۔ تو فوراً اٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی۔'' (رجسٹر روایات صحابہ جلد 11 ص 92)'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص 812-813 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

20۔ مرزا قادیانی کے 313 صحابی:

''میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ''مع اہل بیت'' کے الفاظ بھی زائد کئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1896'97 میں تیار کی تھی۔ اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45)''

(سیرت المہدی جلد سوئم ص 128 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

☆☆☆

قرآن وسنت
کی توہین

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کر دیا۔ وہاں مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ میں کتب کی آخری کڑی قرآن مجید اور فرقان حمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے رحمت' ہدایت اور شفاء ہے۔

جس کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود حضرت حق جل مجدہ نے کیا۔ جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آوردم بخود رہ گئے اور اس کی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے۔ مرزا کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن منہ کی کھائی۔

''عربی مبین'' میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جابجا فخریہ اس کا اظہار کیا' وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجیب نہیں۔

قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا؟

1۔ ''قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا'':

''انا انزلناہ قریباً من القادیان''

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 76 طبع دوم۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

2۔ قرآن' مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا:

''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا

ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتار اجاوے۔" (کلمۃ الفصل ص 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

3۔ قرآن شریف' مرزا کی باتیں:

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 635 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

4۔ مرزا کے الہامات' قرآن کی طرح:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں' اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص 220' مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 220 از مرزا قادیانی)

5۔

"آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچوں قرآن منزاش دانم
از خطاہا ہمیںست ایمان
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید
واں یقین حکیم بر تورات
واں یقین ہائے سید ساوات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے' خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے' جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے' جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر موسیٰؑ کو توریت پر اور حضورؐ کو قرآن مجید پر تھا' میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں' جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح ص 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 477 از مرزا قادیانی)

6۔ احادیث رسولؐ کی توہین:

"تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 140 از مرزا قادیانی)

............☆☆☆............

حرمین شریفین کی توہین

اُمت مسلمہ اس حقیقت کو بدل و جان تسلیم کرتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) زادھما اللہ شرفا و تعظیما۔ کائنات ارضی کے سب سے محترم، مبارک اور مقدس قطعات ہیں۔

رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارض حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارض مدینہ جہاں کائنات کا سب سے عظیم انسان محو استراحت ہے۔

حج بیت اللہ، اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو عشق و جنون کا سفر ہے اور جس میں حضرت حق کے بندے اپنی نیازمندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔

محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا جیسے شاطر، فریبی اور دولت انگلشیہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی۔ اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی۔

آسماں راحق بود گر خون بارد بر زمیں

1۔ قرآن شریف میں تین شہروں کا نام:

"اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنه قريباً من القاديان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ

ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان"

(ازالہ اوہام) حصہ اول ص 40۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 140 از مرزا غلام احمد قادیانی)

2۔ مسجد اقصیٰ کی توہین:

"مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیه ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا' قرآن شریف کی آیت بارکنا حوله کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الا اقصیٰ الذی بارکنا حوله"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ ص 21۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 21 از مرزا غلام احمد قادیانی)

3۔ قادیان کی فضیلت:

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 352 مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

5۔ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ:

"حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔"

(حقیقۃ الرؤیا ص 46' از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

اولیاءعظام
علماءکرام کی توہین

حضرت علماء کرام اور اولیاء عظام اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن وسنت میں جابجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہو کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔

علماء کی توہین وتذلیل کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن صد ہزار حیف اس قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء وصلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے۔

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس ذات شریف کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں۔

کار شیطان می کند نامش "نبی"

گر "نبی" ایں است لعنت بر "نبی"

1۔ مرزا قادیانی' خاتم الانبیاء:

"اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔"

(خطبہ الہامیہ ص 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 70 از مرزا قادیانی)

2۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین:

"سلطان عبدالقادر اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں

رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 706 طبع دوم۔ از مرزا انلام احمد قادیانی)

3۔

"حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا۔ تو اس وقت دونوں برابر رہے۔" (سیرت المہدی جلد سوئم ص 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

4۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی توہین:

"مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔"

(اعجاز احمدی ص 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)

5۔

"دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مر چکا ہے، اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں، وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے

منہ میں رکھ دی۔" (نزول المسیح حاشیہ ص 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 448 از مرزا قادیانی)

6۔

"معمار معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور حداد' حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر' پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلام معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گزر گیا' کسی نے شریفانہ طریقہ سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکر اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے' کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں' وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں' اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اے نادان' اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر' پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جائے گی۔ ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا یہ صرف گوہ کھانا ہے' اے جاہل' بے حیا' اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر' پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہو گا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔"

(نزول المسیح ص 65 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 441 از مرزا قادیانی)

☆☆☆

مسلمانوں کو گالیاں
اور کفر کا فتویٰ

(ثبوت حاضر ہیں' ص 389 ' تا ص 400 متین خالد ۔)

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں اور وہ اپنے حلقہ نبوت کی دنیا کو حق کی طرف بلاتے اور دعوت دیتے ہیں ۔ کچھ ان کی مان کر حلقہ اسلام میں آجاتے ہیں تو کچھ نامرادی کا طوق گلے میں باندھ لیتے ہیں۔

انبیاء کے اخلاق اتنے عظیم اور بلند ہوتے ہیں کہ اپنے بدترین مخالفین کے خلاف بھی کبھی بدزبانی نہیں کرتے ۔ یہ بات نبوت کے مقام سے بہت فروتر ہے۔ لیکن غلام ہندوستان میں غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی' وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی' کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں ۔ آیئے ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت نے مسلمانوں کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے۔

1۔ ولد الحرام:

''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں ۔'' (انوار اسلام ص 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)

2۔ عیسائی' یہودی' مشرک:

''جو میرے مخالف تھے' ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح (حاشیہ) ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 382 از مرزا غلام احمد قادیانی)

3۔ بدکار عورتوں کی اولاد:

''تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقلبنی ویصدق دعوتی. الا ذریۃ البغایا''

(ترجمہ) ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول

کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص 548,547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 548,547 از مرزا غلام احمد قادیانی)

4۔

اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں کہ الا ذریۃ البغایا ۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار فاحشہ زانیہ ہے۔ خود مرزا نے خطبہ الہامیہ ص 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16) میں لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔

5۔

اور ایسے ہی انجام آتھم کے ص 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11)

6۔

نور الحق حصہ اول ص 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 ص 163) میں لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

7۔ مرد خنزیر عورتیں کتیاں:

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ ص 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 53 از مرزا غلام احمد قادیانی)

8۔ مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

9۔ جہنمی:

"اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 168 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

10۔

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 600 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

11۔

''اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

12۔ مرزا قادیانی کا انکار کفر:

''اب معاملہ صاف ہے' اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعودؑ کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعودؑ کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعودؑ آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' آپ کا انکار کفر نہ ہو۔''

(کلمۃ الفصل ص 147,146 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

13۔ خواہ نام بھی نہیں سنا:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت میں 35 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

☆☆☆

مسلمانوں سے
معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے' انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

مرزائی دنیا کی تحریرات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کس درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ''خلفاء'' کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں۔

ان دوغلے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مسلمانوں سے تعلقات حرام:

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا' ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا' اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی' دوسرے دنیوی' دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔''

(کلمۃ الفصل 170,169 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

2۔ مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام:

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم سے ہو۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 401 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

3۔ غیروں کے پیچھے نماز:

"کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔

"جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپروا پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللّٰہ من المتقین (المائدہ:28) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔" (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص 449 از مرزا غلام احمد قادیانی)

4۔ غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت:

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص 525 از مرزا غلام احمد قادیانی)

5۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں احمدی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات

کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نہ نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ یہ حکم ابتداء 1898ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں 1900ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی منشاء کے تحت تھا' اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لیے جاری کیا ہے اور جس سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے' وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور زعیم ہوتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے مامور کو رد کر کے اس کے غضب کا مورد بنتا ہے۔ وہ ان لوگوں کا پیش رو نہیں ہوسکتا جو اس کے مامور کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے برا ماننے کی بات نہیں بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کا ایک طبعی اور قدرتی نتیجہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کا متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے' تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں' بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔'' دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔ اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ

اس حکم کی ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہوسکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔" (سلسلہ احمدیہ ص 85,84 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

6۔

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص 90 از مرزا بشیر الدین محمود)

7۔ مرزا نے اپنے مسلمان بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا:

"آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا' جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے' آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے' اس طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔" (انوار خلافت' ص 91 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعوئی کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے۔اس لیے اس نے اپنے باپ کے "دعوئی نبوت" کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بناء پر مرزا قادیانی نے اپنے فرمانبردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

8۔غیر احمدیوں کو لڑکی دینا:

"ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔" (انوار خلافت ص94,93 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

آخر میں قادیانیوں کو دعوت اسلام:۔

کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لیے جس قدر باتوں کو ماننا ضروری ہے وہ سب امور قرآن پاک نے بیان کر دیئے ہیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی بعثت بھی ہوتی تو قرآن میں اس کا بھی ذکر ہوتا اور جب قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبی کی بعثت کا ذکر نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔آخر میں جن چیزوں کے ماننے سے صحابہ کرام اور خیر القرون کے اخیار مومن ہو گئے ان چیزوں کا ماننا آج کیسے ناکافی ہو گیا کیا ان کا اسلام اور تھا اور اب کوئی اور اسلام ہے؟ اگر ہم قرآن کو ناقص اور اسلام کو نا تمام دین نہیں مانتے تو ہمیں ماننا ہوگا کہ قرآن کریم نے جن چیزوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے ان کے سوا کسی اور پر ایمان لانا جائز نہیں ہوگا۔اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت چونکہ قرآن کا مامور نہیں ہے،اس لیے ان کو نبی ماننا قرآن،ایمان اور اسلام سب کے مخالف ہے۔یاد رکھیے نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہوتا تو صحابہ کرام سے افضل ہوتا کیونکہ وہ نبی نہ تھے اور قرآن بتلاتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد آنے والے لوگ ان سے افضل تو کجا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔چنانچہ فرمایا:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجہ الحدید۔ ۱۰

جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے صدقہ دیا اور قتال کیا تم لوگ ان کے برابر نہیں ہو سکتے ان کے درجات بہت بلند ہیں۔ عموماً نبی کی اولاد نبی ہوتی ہے لیکن چونکہ حضور علیہ السلام پر نبوت کو ختم کرنا تھا اس لیے اللہ نے حضور علیہ السلام کے صاحبزادگان کو زندگی نہیں دی بلکہ انہیں بچپن میں فوت کر دیا حضور علیہ السلام کو ان کی وفات پر صدمہ ہوا کفار نے آپ کو لاولد اور ابتر کے طعنے دیئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہ سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ختم نبوت میں رخنہ ہمیں گوارا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور آپ سے براہ راست فیض لینے والے صحابہ کرام جب نبی نہیں ہو سکتے تو وہ شخص کیسے نبی ہو سکتا ہے جو آپ سے چودہ سو سال دور کی نسبت رکھتا ہے جس کے نہ ایمان کی ضمانت ہے نہ اخلاق کی گارنٹی۔ اگر قادیانی حضرات نے واقعی ایک نئی اور الگ ملت کی بنیاد نہیں ڈالی ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ اس دین اور ملت کی طرف لوٹ جائیں۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ جس دین میں حضور اکرم نور مجسم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی بعثت کا تصور نہیں ہے۔ ایک ایسے شخص کی خاطر جس کا کلام متناقض اور متضاد، جس کی ہر پیش گوئی غلط اور جھوٹی، جس کی زندگی کفار کی چاپلوسی، بزدلی اور جھوٹ کا مرقع اور جس کی باتیں جوامع الکلم اور پیش گوئی حق وصداقت، جس کی زندگی افتخار رسل اور جس کا وصال اللہ کے اشتیاق سے عبارت ہے۔ ہم انتہائی درد کے ساتھ قادیانی حضرات سے یہ کہتے ہیں کہ ایمان ایک قیمتی دولت ہے اس دولت کو اس شخص پر لٹا کر ضائع نہ کریں جس کی نبوت تو کجا ایمان بھی ثابت نہیں ہے۔ آؤ جعلی اور وضعی نبوت کو چھوڑ کر صرف اس کی نبوت پر قناعت کر لو جس کی نبوت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا دلائل سے مبرہن اور آئندہ بعثت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ وہ نبی جو کوثر کا مالک، لوائے حمد کا حامل اور انبیاء کا خاتم ہے اسے چھوڑ کر کسی کذاب، مفتری اور کفر رسیدہ شخص کو نبی مان لینا ہرگز نجات کا راستہ نہیں ہے پس اے راہ نوردان شوق، اگر تم واقعی حق کی تلاش رکھتے ہو تو آؤ قادیان کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آؤ۔

معزز قارئین کرام: اللہ رب تبارک وتعالیٰ کا بڑا لطف واحسان ہے اور حضور ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نظر عنایت کہ مجھ جیسے حقیر انسان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قلم اٹھایا اور جو حق جانا وہ تحریر کیا اب فیصلہ آپ کو فرمانا ہے کہ میں اس کاوش

میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں۔ اللہ رب العزت میری اس کاوش کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول فرما کر مجھے دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

محمد شباب القادری

خطیب قادریہ اسلامک سنٹر کنکٹی کٹ امریکہ۔۲۰۰۲-۶-۱۰

کتابیات جن کو بطور حوالہ پیش کیا گیا ہے

1 رنگ نظام رعبایات
2 الکنز والمضائص
3 کشتی نوح وتحفہ گولڑویہ
4 الفضل ۳۳/۱/۲۹
5 الفضل ۲ جون ۱۹۳۶ء
6 الفضل ۱۹۳۰/۴/۲۵
7 الفضل ۲۲/۳/۱۲
8 الفضل ۳۰/۴/۲۵
9 آزاد کشمیر کی قرارداد پر تبصرہ ص ۱۰
10 الفضل ۱۹۳۱/۷/۳
11 آغوش حیرت
12 تفسیرات احمدیہ فی بیان آلایات الشرعیہ
13 زرقانی جلد ۵ ص ۲۷۶
14 مسلم شریف
15 شرح مواہب لدنیہ للزرقانی
16 ترمذی شریف
17 سنن ابوداؤد شریف
18 شرح اسماء النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
19 ماہنامہ رموز دسمبر ۲۰۰۲
20 ملفوظات طیبہ
21 تحریک ختم نبوت
22 ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور
23 روزنامہ جنگ ۷ دسمبر ۲۰۰۲
24 احکام شریعت
25 فتاوی رضویہ شریف
26 ضیائے حرم دسمبر ۷۴
27 ارشاد المستشرین
28 قادیانیوں کو دعوت اسلام
29 بخاری و مسلم شریف
30 کنز العمال
31 دین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
32 ضرب کلیم
33 حرف اقبال مکتوب اقبال بنام پنڈت جواہر لال نہرو
34 ہفت روزہ افق کراچی ۸ نومبر ۱۹۷۸ء
35 فتاوی سعودی عرب
36 ثبوت حاضر ہیں (متین خالد)